بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd. No. P. 67

ہفت روزہ
بدر قادیان
جلد ۱۹ شمارہ ۲۴

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

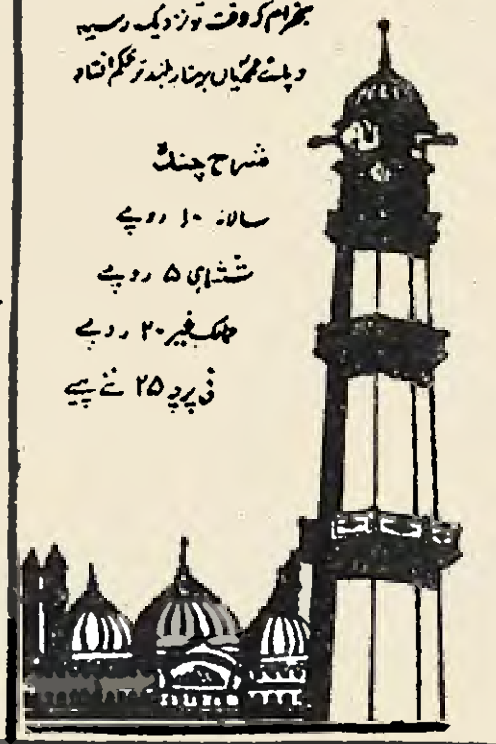

اخبار احمدیہ

قادیان ۹ راحسان (جون) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ دورہ مغربی افریقہ و یورپ عنقریب پایۂ تکمیل کو پہنچنے والا ہے اور ہفتہ عشرہ ہی میں ربوہ میں مراجعت [illegible] ہونے والے ہیں۔ یہاں پر موصولہ تازہ ترین اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور انور ۲۵ رجون کو سپین تشریف لے گئے جہاں حضور نے ایک ہفتہ قیام فرمایا اور اس ملک کے تاریخی مقامات جو ماضی میں صدیوں تک اسلامی علوم و فنون کا مرکز رہے، کا دورہ بھی فرمایا۔ چنانچہ حضور طلیطلہ، قرطبہ، غرناطہ بھی تشریف لے گئے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور جملہ احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو فائز المرامی کے ساتھ دار الہجرت واپس لائے۔

قادیان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال ۴ رجون کو قادیان سے روانہ ہو کر بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے آمین۔

قادیان ۹ راحسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق ربوہ سے تازہ ترین موصولہ (بقیہ صفحہ ۱۰ پر)

۶ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ — ۱۱ احسان ۱۳۴۹ ہش — ۱۱ جون ۱۹۷۰ء

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی حیات کے حسین جلوے

ٹیچی مان (غانا) میں حضور پر نور کی تشریف آوری مقامی احباب کی طرف سے پر خلوص خیر مقدم

حضور انور کی بصیرت افروز تقریر اور ایک مسجد کا سنگِ بنیاد!

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ٹیچی مان (غانا) میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ایمان پرور مصروفیات سے متعلق محترم امیر صاحب مقامی ربوہ کے نام مورخہ ۲۲ راپریل ۱۹۷۰ء کو جو رپورٹ ارسال کی تھی افسوس کہ وہ انتظام ڈاک کی خرابی کے باعث وقت پر نہ مل سکی۔ اب یہ رپورٹ شائع کی جا رہی ہے۔ احباب تاریخ وار تسلسل قائم فرمالیں ——— (ایڈیٹر)

ٹیچی مان (غانا) ۲۲ راپریل ۱۹۷۰ء۔

آج کا دن وہ خوش قسمت دن ہے جس دن کے متعلق حضور نے فرمایا کہ آج رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی حیات کے حسین جلوے دیکھے الحمد للہ۔

آج TECHIMANN کو جانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ، حضرت میاں مبارک احمد صاحب سلمہ، مع دیگر افراد قافلہ کے کماسی سٹی ہوٹل سے ساڑھے نو بجے صبح روانہ ہوئے وقت کی کمی اور جماعتوں کی بے حد وسعت کے باعث حضور نے پہلے ٹیچی مان کا پروگرام ایک حد تک منسوخ فرما دیا تھا۔ لیکن مکرم عبد الوہاب آدم مشنری انچارج ٹیچی مان اللہ تعالیٰ کے حضور بلک بلک کر بچوں کی طرح روئے اور اپنے ربِ کریم سے اس انداز سے التجا کی کہ حضور کا دِل ان کی محبت اور ایمان سے پگھل گیا۔ اور حضور نے بخوشی ٹیچی مان جانا منظور فرما لیا۔ ٹیچی مان BRONG AHAFO برانگ اہافو ریجن کا جس کے انچارج مکرم مولانا عبد الوہاب آدم صاحب ہیں صدر مقام ہے۔ اس ریجن میں چار سرکٹ ہیں جہاں مشنری کام کرتے ہیں۔ یعنی (۱) TECHIMANN (۲) فیپرا FIEPRE (۳) NKORANZA انکرونزا۔ (۴) TECHIMANN TIA ٹیچی مان ٹیا۔

مکرم وہاب صاحب کی رپورٹ کے مطابق اسّی (۸۰) مستقل جماعتیں ہیں۔ TECHIMANN کماسی کے شمال میں ۷۵ میل کے فاصلے پر اچھا خاصہ قصبہ ہے۔ جو گھانا کے اہم مراکز سے سڑکوں کے ذریعہ ملا ہوا ہے۔ مکرم وہاب صاحب، کے دستِ راست عزیزم مکرم شکیل احمد ٹی۔ آئی کالج کے سابق طالب علم اور محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیروی کے صاحبزادے جو اَب ایس۔ اے منیر کہلاتے ہیں وہاب صاحب کے ساتھ ساتھ کماسی حضور کی خدمت میں حاضر رہے۔ اکیس کی شام کو واپس کماسی چلے گئے تھے تاکہ وہاں کے انتظامات کو مکمل کر سکیں۔ مکرم وہاب صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے سب سے زیادہ مدد کی فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضور کا قافلہ سات کاروں پر مشتمل تھا۔ ساتویں کار کماسی سے محترم عبد اللہ ناصر صاحب (سابق بوائنگ۔ حضور نے ان کا نام بدل دیا ہے۔) کی شامل ہو گئی۔ باقی چھ کاریں یعنی تین کاریں جو گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سے کرایہ پر لی گئی تھیں باقی امیر صاحب مولانا اے۔ یو کلیم۔ مسٹر اسحاقا Mr. ISHAQA اور مسٹر ابراہیم اڈافو Mr. I. ODAFO کی کاریں اکرا سے کماسی ساتھ آئی تھیں۔ ٹیچی مان سے دس میل ورے احباب کاروں پر اور گارڈ آف آنر کے طور پر استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ یہاں سے موٹر سائیکل شانہ بشانہ حضور کے قافلے کے آگے آگے روانہ ہوئے راستے میں تین CEREMONIAL گیٹ جو خوشنما کپڑوں سے سجائے گئے تھے سڑک کے آر پار نصب تھے۔ پہلے گیٹ پر جلی حروف میں اھلاً و سھلاً و مرحبًا۔ لکھا تھا۔ دُوسرے پر اِنّ الدّین عند اللہ الاسلام اور اس کا انگریزی ترجمہ اور تیسرے گیٹ پر "میں تیری تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" مع انگریزی ترجمہ لکھا ہُوا تھا۔ پہلا گیٹ مشن ہاؤس اور مسجد سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر تھا۔ اس سے آدھ میل ورے سے احباب اور بہنیں اپنے سفید لباس میں ملبوس قطار در قطار کھلے ہوئے چہروں، مسرور دِلوں اور عشق و محبت سے سرشار رُوحوں کے ساتھ حضرت مہدی معہود و مسیح موعُود علیہ السلام کے موعود نافلہ اور نائب و خلیفہ کو قریب سے دیکھنے اور اس کا استقبال کرنے کے لئے چشم براہ تھے۔ آج عملاً وہ یہی محسوس کر رہے تھے کہ گویا مہدی علیہ السلام خود چل کر ان کے گھر آ گئے ہیں۔ خلیفہ بھی نبی کے وجود کا حصہ ہوتا ہے ہم لوگ شاید اس کا اندازہ اس سے کر سکیں اگر آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام ربوہ کی گلیوں میں چلتے پھرتے، ہنستے بولتے نظر آجائیں۔ یہ لوگ کچھ اسی قسم کے جذبات سے سرشار تھے۔ مرد، عورتیں، بچے دیوانہ وار سلام کا تحفہ پیش کر رہے تھے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان عاشقوں نے ہم سب کے دِل جیت لئے۔ یہ آپ کا زندہ معجزہ تھا کہ اتنے ہزار میل کے فاصلے پر اجنبیت اور بیگانگی کی سب دیواریں ڈھے گئیں اور اس کی جگہ محبت اور اخوت کے حسین وجمیل شہر آباد ہو گئے۔ یوں تو جہاں بھی گئے جماعتوں کی کثرت اور اخلاص دیکھ کر یہی محسوس ہوا کہ یہ لوگ سب سے آگے ہیں۔

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا است

لیکن سچی بات یہ ہے کہ ٹیچی مان کا رنگ ہی نرالا تھا۔ ظاہری تیاری بھی اپنی جگہ منفرد

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

حضور پہلے سلیمان جوئی Suleman Jowi مسٹر کی کوٹھی پر تشریف لے گئے جو انہوں نے حضور کی Reception کے لئے بنائی تھی یہاں مہمانوں کی مشروبات آم، انناس وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ باہر مستورات اپنی زبان میں یہ گیت گا رہی تھیں، مہدی آگیا ہے سب اس پر ایمان لے آؤ۔ یہیں حضور نے پریذیڈنٹ ابوبکر صاحب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور تحفۃً انگوٹھی پہنائی۔ حضور نے یہاں چائے کا ایک پیالہ نوش فرمایا۔ (سید شکیل احمد) مسٹر ایس۔ اے مُنیر جو سُنیانی Suniani میں کالج میں لیکچرار ہیں اور چالیس میل کے فاصلے پر رہتے ہیں کے متعلق حضور نے فرمایا ہمارے لئے پرشکیل ہیں، ہمارے پُرانے شاگرد ہیں۔ انہوں نے اپنے کیریر کے متعلق حضور سے راہنمائی چاہی۔ حضور نے فرمایا کہ کمپیوٹر کا کیریر تو اچھا ہے لیکن کمپیوٹر کے راز ابھی تک ترقی پذیر ملکوں پر ظاہر نہیں ہوئے۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں احباب اور بہنوں سے مل کر بہت خوش ہوں۔ یہ ایک رُوحانی تجربہ تھا، فرمایا کہ آج تو مَیں بھی ضبط نہ کرسکا۔

ساڑھے بارہ بجے حضور یہاں سے کار پر قریب ہی پنڈال میں تشریف لے گئے۔ جو مکان سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھا اور نئی مسجد کے پاس تھا۔ جس کا افتتاح حضور نے فرمانا تھا۔ پنڈال نہایت خوبصورت شامیانوں اور ستونوں پر قائم تھا۔ اور پولوں پر لپیٹے ہوئے کپڑے کا سُرخ اور سبز دھاری دار رنگ تھا۔ یہی رنگ شامیانوں کا تھا۔ سامنے میدان میں لوائے احمدیت اور خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ احباب ایک ترتیب کے ساتھ مربعے کی صورت میں کھڑے تھے۔ اور ایک ہی طرح کے سفید جبہ نما لبادے میں ملبوس تھے۔ ایک ہی طرح کی ٹوپیاں تھیں۔ بہنیں بھی ایک جگہ قطاروں میں سر پر برقعہ نما ردا رڈالے اور پورا باپردہ لباس پہنے بائیں جانب الگ کھڑی تھیں۔ سامنے معزز مہمان۔ پیراماؤنٹ، چیف، چیفس اور ان کے چھاتا بردار، عصا بردار اپنے قبائلی لباس میں کرسیوں پر متمکن تھے۔ چند ایک کے نام یہ ہیں Nana Kwakye Ameyan جو ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف ہیں اور ہاؤس آف چیفس کے ایکٹنگ پریذیڈنٹ ہیں۔ نانا Kant-ili-Kyiamehene تاکیوفینانوہین Takofinohene ihene گیاسی ہین Gyasihene اکوا موہین Akwamohene ہیں۔ ان کے علاوہ ایک احمدی چیف Abubakar Yaboah بھی تشریف فرما تھے۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سپاہیوں کے دستے کے ساتھ حاضر تھے۔

جگہ جگہ ہجوم اور خلقت کے اژدہام کے پیشِ نظر مناسب موقعوں پر سپاہی موجود تھے۔ جو حضور کے قریب آنے پر ادب سے سلام کرتے، مسٹر اپوکو Opoko یہاں کے سیکنڈری سکول (ہمارے یہاں کے انٹرمیڈیٹ کالج) کے پرنسپل Rev. Hesisonam رومن کیتھولک پادری مسٹر مائیکل ایک ریسرچ سکالر کے نام بھی قابلِ ذکر ہیں۔ سٹیج پر حضور کے دائیں جانب حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور بائیں جانب الحاج مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب تشریف فرما تھے۔ حضورؑ کے کرسی پر تشریف رکھتے ہی نعرۂ تکبیر۔ اسلام اونکوسو Onkosoa (ترقی کرے) حضرت امیر المومنین اوراین چا Oincha (زندہ باد) کے نعروں سے ماحول گونج اٹھا۔ خدام جگہ جگہ اپنی ڈیوٹیوں پر چُست اور ہوشیار کھڑے تھے۔ ایک جدت انہوں نے یہ کی تھی کہ ٹائی کی بجائے انہوں نے چاند اور ستارہ لگایا ہُوا تھا۔ کالروں کے درمیان ستارہ اور اس کے نیچے ٹائی کی جگہ چاند بہت بھلے معلوم ہوتے تھے۔ مسجد کے اِرد گرد جماعت نے وسیع خطۂ زمین حاصل کیا ہے۔ جہاں احمدیہ کالونی ایک سٹیلائیٹ ٹاؤن کی طرح آباد ہو رہی ہے۔ یہاں ایک اعلیٰ بلڈنگ کا مڈل سکول اور پرائمری سکول پہلے سے موجود ہے۔ عالی شان مسجد اب تعمیر ہو چکی ہے۔ لجنہ کا ہال تعمیر ہونے والا ہے۔ سلیمان جوئی صاحب کی کوٹھی کی تعمیر یہیں ہوئی ہے اور اسی کوٹھی میں حضور سب سے پہلے آکر ٹھہرے تھے۔

بارہ بجکر پچیس منٹ (دوپہر) کو تلاوتِ قرآن مجید سے کارروائی کا آغاز ہُوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ ہر جگہ دو مائکروفون کا انتظام ہوتا ہے۔ ٹیپ ریکارڈر بھی موجود تھے۔ سخت دُھوپ میں تمام مرد، عورتیں بچے سکون اور اطمینان کے ساتھ ایک عجیب رُوحانی لذّت دِلوں میں لئے گرمی سے بے نیاز کھڑے تھے۔ (مکرم مولوی عبدالکریم صاحب جو تقریریں بھی ریکارڈ کرتے ہیں اور موودی اور سٹِل فوٹو لینے کا فریضہ ادا کرتے ہیں دُھوپ کی شدّت سے نڈھال ہوگئے۔ دھوپ کم نکلتی ہے اکثر بادل چھائے رہتے ہیں لیکن جب نکلتی ہے تو اس کی شعاعیں سیدھی سر پہ پڑتی ہیں)۔ تلاوت کے ختم ہوتے ہی خواتین نے عربی قصیدہ یک، زبان ہوکر خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد مولانا عبدالوہاب آدم نے جو اسی علاقے کے رہنے والے ہیں اور اشانٹی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، انگریزی میں خوبصورت لکھا ہُوا ایڈریس اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ اس ایڈریس میں جس اخلاص وفا، محبت وعشق کے جذبات کا والہانہ رنگ میں اظہار کیا گیا تھا۔ اس سے متاثر ہوکر کون تھا جس کے دل و دماغ پر ایک خاص رُوحانی کیفیت طاری نہ ہوئی ہو۔ بہتوں کے آنسو نکل پڑے۔

ایڈریس کا ترجمہ ختم ہونے کے بعد Nana نانا کوائیکی امی یان Kwyke Ameyan پیراماؤنٹ چیف نے ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے کہا کہ اپنی قوم اور قبیلے اور اکابر کی طرف سے آپ کا دِلی خیر مقدم کرتا ہوں۔ ہماری خوش قسمتی ہے اور ہم اس پر فخر کرتے ہیں کہ آپ نے یہاں کی جماعت کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس سرزمین کی عزت افزائی فرمائی۔ اے ہمارے رُوحانی آقا! (Our Spiritual Master) ہمارے لئے دُعا کریں کہ اللہ جو ہم میں رہتا ہے ہماری مدد فرمائے۔ ہم ہمیشہ آپ کو یاد رکھیں گے۔ ہم لوگ بے حد خوش ہیں اور آپ کا استقبال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ آپ خیریت سے واپس (پاکستان) پہنچیں۔

یہ پیراماؤنٹ چیف جو مذہباً عیسائی ہیں اپنے درباری انداز کے شامیانہ نما چھاتے کے نیچے اپنے عصا برداروں اور دیگر چیفس کے جلو میں اپنی جگہ پر سٹیج کے سامنے چالیس پچاس گز کے فاصلے پر سامنے کی قطار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہیں کھڑے ہوکر لاؤڈ سپیکر پر انہوں نے انگریزی میں یہ ایڈریس پیش کیا۔ پھر وہاں سے پُورے درباری انداز میں چھاتا برداروں اور عصا برداروں اور چیفس کے ساتھ ایک جلوس کی شکل میں سٹیج کی جانب بڑھے۔ سب نے اپنا قبائلی لباس پہنا ہُوا تھا۔ سر پہ سونے کا تاج نما زیور تھا۔ جسم پر سونے کے زیورات پہنے ہوئے تھے۔ زرّین عصا عصا برداروں نے اٹھائے ہوئے تھے جو اس کے آگے آگے چل رہے تھے۔ سٹیج کے پاس آکر پیراماؤنٹ چیف اکیلے حضورؑ کی جانب بڑھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آگے بڑھ کر سٹیج کے کنارے تک استقبال کیا۔ حضور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور ایڈریس قبول فرمایا۔ حضور نے مصافحے کا شرف بخشا پھر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد پیراماؤنٹ چیف اسی طرح جلوس میں واپس اپنی سیٹ پر جا بیٹھے۔

اس کے بعد حضور کی محبت اور رُوحانیت سے لبریز تقریر شروع ہوئی۔ حضور کی یہ تقریر کیا تھی، رُوح کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی مجسّم دُعا تھی۔ توحید باری۔ رسالت محمدیہ صلّی اللہ علیہ وسلم، حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے مشن اور باطل شکن بعثت اور قیامِ دین کی تشریح اور انسانیت کی عظمت کے سلسلے میں ایک للکار تھی۔ جس سے دلوں کے زنگ دُھل گئے اور ایمانوں کی تجدید ہوئی۔ حضورؑ نے فرمایا کہ مَیں آپ کے بے ساختہ اظہارِ محبت سے بہت متاثر ہُوا۔ اور میری توجّہ آج سے اسّی سال پہلے کی طرف مبذول ہوگئی جب ایک تنہا آواز اٹھی تھی۔ تمام دنیا اس آواز کو خاموش کرنے کے لئے جمع ہوگئی لیکن وہ آواز خاموش نہ کی جا سکی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اس آواز کی پشت پر مدد کے لئے کھڑا تھا۔ آج مَیں نے محسوس کیا ہے کہ آج کی ہر آواز اس آواز کی صدائے بازگشت ہے جس نے بنی نوع انسان کو اپنے خالق کی طرف بلایا تھا۔ پھر آپ نے پیراماؤنٹ چیف کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا۔ مَیں یقین دلاتا ہوں کہ آپ پر ایک عظیم دن طلوع ہُوا ہے۔ آپ کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ (اے بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قوم) آپ کی تکریم کا دِن آن پہنچا ہے۔ آج سے کوئی آپ کو حقارت سے نہیں دیکھے گا۔ بحیثیتِ انسان آپ تمام انسانوں کے برابر ہیں۔ انسان میں تمام پیغمبر جو گذر چکے ہیں اور انسانیت کے بہترین نمونے تھے شامل ہیں۔ وہ سب انسان تھے۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور سب کے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (حضور کے اس زلزلہ پیدا کردینے والے اعلان پر پادری جو صرف تماشائی کی حیثیت سے بیٹھے تھے چونک پڑے) یہ قرآن کا اعلان ہے انّما انا بشرٌ مثلکم بنی نوع انسان کے سید و مولا محمد رسول اللہؐ فرماتے ہیں مَیں آپ میں سے ہوں اور آپ مجھ سے ہیں۔ تمام نبی جو مجھ سے چھوٹے ہیں اور مَیں خود بھی سب انسانوں کے گروہ میں شامل ہیں۔ سب انسان ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کے بعد سے تمام انسان انسان ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو انسانوں میں سے ایک انسان قرار دے کر انسانیت کا مقام کتنا بلند کر دیا۔ میرا دل جذبات سے لبریز ہے، میری رُوح آپ کے لئے اپنے ربّ کے حضور سجدہ ریز ہے۔ میری دُعا ہے کہ آپ خود اپنے مقام کو پہچاننے کی توفیق پائیں۔ اور کسی انسان کے سامنے جھکنے کی بجائے ہمیشہ خدائے واحد کے سامنے جھکتے رہیں۔ اگر آپ نے قرآن کی اس آسمانی تعلیم پر عمل کیا جو آپ کی عزّت شرف اور آپ کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے بھیجی گئی ہے تو وہ دن قریب ہے کہ جو اب تک آپ کے استاد سمجھے جا رہے تھے آپ ان کے معلّم بن جائیں۔ اس پر تکبیر، اسلام، احمدیت اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے۔

پھر فرمایا مَیں ہمیشہ آپ کو اپنی دعاؤں میں روزانہ یاد رکھتا ہوں اور آئندہ بھی یاد رکھوں گا۔ میری دعا ہے کہ ہمارا ربِ کریم ہمیں اپنی گود اور پناہ میں لے لے۔ ہمارے وہ بھائی اور بہنیں جنہوں نے (بقیہ صفحہ ۷ پر)

خطبہ جمعہ

رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے کثرت سے دُعائیں کرو کہ

اللہ تعالیٰ بنی نوعِ انسان کو ہلاکت اور تباہی سے محفوظ رکھے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز فرمودہ ۲۴ر فروری ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہم نے

نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم

کو اپنا ہادی اور رہبر تسلیم کیا ہے اور اپنے ربّ رحیم کے حکم کے ماتحت اور اس کی خوشنودی اور رضاء کے حصول کے لئے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے محبوب آقا محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے ہمیشہ اُسوۂ حسنہ بنائے رکھیں گے۔ اور وہی رنگ اپنی طبیعتوں پر اور اپنی زندگیوں پر چڑھانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ جس رنگ کو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی فطرتِ صحیحہ پر چڑھایا تھا۔ اور یہ صفاتِ باری کے انوار کا حسین رنگ تھا۔

ایک بڑی نمایاں خصوصیّت

جو ہمارے آقا میں پائی جاتی تھی اور جو اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی اور جس کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس مقام کے لئے منتخب کیا تھا اور چُنا تھا۔ کہ آپؐ تمام دُنیا کے لئے اور تمام جہانوں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے ابدی شریعت لے کر آئیں اور قرآن کریم کے حامل ہوں۔ جس کے اندر کبھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی اور جس کا کوئی نقطہ اور کوئی حرف اور کوئی زبر اور زیر بھی کبھی منسوخ نہیں ہوئی وہ "رحمۃ للعالمین" ہونے کی خصوصیّت ہے۔

بنی نوعِ انسان سے کسی انسان نے اِس قدر شفقت اور محبت نہیں کی جتنی شفقت اور محبت کہ نبیٔ اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اپنے بھائی انسانوں سے کی۔ نہ صرف ان انسانوں سے جو آپ کے سامنے تھے۔ نہ صرف اُن انسانوں سے جو آپ کے ملک میں رہنے والے تھے۔ نہ صرف ان انسانوں سے جو آپؐ کی زندگی میں ساری دُنیا اور دُنیا کے ہر ملک کو آباد رکھے ہوئے تھے بلکہ تمام ان انسانوں سے بھی جو آپؐ سے پہلے گذر چکے تھے اور تمام ان بنی نوعِ انسان سے بھی جنہوں نے آپؐ کے بعد پیدا ہونا تھا۔ آپ نے سب سے ہی اس محبت کا اس رحمت اور شفقت کا سلوک کیا۔ اور یہ جذبہ اللہ تعالیٰ نے اس شدت سے آپؐ کے دِل میں پیدا کیا تھا جس کی مثال انسان کو کہیں اور نظر نہیں آتی۔ یہ ایک بڑی نمایاں صفت تھی جو ہمارے آقا میں پائی جاتی تھی۔ اور یہی وہ صفت ہے جس کی طرف مَیں بڑے اختصار کے ساتھ اپنے بھائیوں کو متوجّہ کرنا چاہتا ہوں۔

آج دُنیا کو ضرورت ہے

اس رحمۃ للعالمین کے جاں نثاروں کی جو دُنیا کی بہتری کے لئے اپنی زندگیاں قُربان کر رہے ہوں۔ ہمارا جو جماعتِ احمدیہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں ویسے تو ہر کام ہی، ہر منصوبہ ہی، ہر کوشش ہی اور ہر جدّ وجہد ہی بنی نوعِ انسان کے فائدہ کے لئے ہے لیکن ان تمام کوششوں اور ان تمام تدابیر کے علاوہ اس وقت دنیا کو ہماری دعاؤں کی بڑی ہی ضرورت ہے۔

دورِ حاضر کا انسان بڑا مغرور ہوگیا ہے اور جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کو عطا کی تھیں اس علم اور فراست کے نتیجہ میں جو آسمان سے ہی آتا ہے اسے وہ اپنی بھلائی کے لئے اور بنی نوعِ انسان کی بھلائی کے لئے خرچ کرنے کی بجائے اس پر اترانے لگا اور مغرور ہوگیا ہے۔ اس حد تک کہ اسے یہ بھی پسند نہیں کہ اس کے لئے اس کا خدا فیصلہ کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ہی اپنے فیصلے کرے۔ اگر وہ اپنے ربّ کے فیصلے پر راضی ہوجاتا تو آج اس تباہی کی طرف درجہ بدرجہ اس کی حرکت نہ ہوتی جس تباہی کی طرف ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ جا رہا ہے۔

پس اس انسان کو جسے اللہ تعالیٰ نے طاقت دی اور اپنی عطا سے نوازا۔ اور جس کی آواز اور جس کے فیصلے میں اثر رکھا اور جس کا صحیح فیصلہ بنی نوعِ انسان کو ترقی کی راہوں پر لے جا سکتا ہے۔ لیکن جس کا غلط فیصلہ تمام

بنی نوعِ انسان کے لئے ہلاکت کا خطرہ

بھی پیدا کر سکتا ہے۔ وہ خود فیصلے کرنا چاہتا ہے اپنے ربّ کا فیصلہ اسے منظور نہیں۔ کیونکہ اگر اسے اپنے ربّ کا فیصلہ منظور ہوتا تو آج وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوتا جو رحمۃ للعالمین کا جھنڈا ہے۔ اور جہاں جمع ہو کر وہ اس فیصلے کی طرف کان دھرتا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایسے حالات میں دیا۔ تو ہلاکت اس کے سامنے منڈلا نہ رہی ہوتی۔ بلکہ امن کے ساتھ سب مسائل کا حل ہو جاتا۔

دوسری طرف وہ خود کو بے بس اور لاچار بھی پاتا ہے اور عطاء الٰہی کو اپنی ہلاکت کے لئے استعمال کرنے پر تُلا ہُوا ہے۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی کہ مَیں کیا کروں اور کس طرح فیصلہ کروں کہ عالمگیر تباہی سے خود بھی بچوں اور بنی نوعِ انسان کو بھی بچا لوں۔

پس خدائی فیصلے کی طرف کان دھرنے کے لئے تیار نہیں۔ خود کو صحیح فیصلے تک پہنچنے کے وہ قابل نہیں پاتا۔ ہلاکت اس کے سامنے ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل آسمان سے نازل نہ ہو

تو اس وقت انسانیت اس قسم کے خطرات سے گھری ہوئی ہے کہ اس قسم کے خطرات میں آج سے پہلے وہ کبھی نہ گھری تھی۔

پس ضرورت ہے انسان کو ایک ایسی جماعت اور ایک ایسے الٰہی سلسلہ کی جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو، اور آپؐ کے اعمال کو اور آپؐ کی زندگی کو اپنے لئے بطور نمونہ کے بنائے اور اس

رحمۃ للعالمین کے نقشِ قدم

پر چلتے ہوئے وہی رنگ اپنے پر چڑھاتے ہوئے، انہی کے اشاروں پر اپنے فیصلے کے دھاروں کو موڑتے ہوئے بنی نوعِ انسان کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ دُعائیں کرنے والا ہو۔

مَیں آج اپنے بھائیوں اور جماعت کو جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کی بھلائی اور خیر کے لئے قائم کیا ہے اِس طرف متوجّہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ

بڑی کثرت کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں

کہ اللہ تعالیٰ ان اقوام کو ہدایت عطا کرے کہ جن کے غلط فیصلے آج تمام بنی نوعِ انسان کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ اور خدا کرے کہ ان میں یہ فراست پیدا ہو جائے کہ خود فیصلے کرنے کی بجائے اپنے ربّ کے فیصلوں پر راضی ہوجائیں اور اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ اور اس طرح وہ بنی نوعِ انسان کو ہلاکت سے بچانے میں کامیاب ہوجائیں۔ ورنہ سوچ کے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں کہ انسان خود اپنے ہی ہاتھ سے خدا کی عطا کو غلط استعمال کرتے ہوئے کس قدر ہلاکتوں کے دروازے اپنے پر کھول رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام بنی نوعِ انسان کو ہلاکت اور تباہی سے محفوظ رکھے

آمین۔

ٹیچی مان (غانا) میں حضور پرنور کی تشریف آوری ۔ بقیہ صـ۲

اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے اور قربانیاں کی ہیں۔ خواہ وہ قربانیاں مال کی صورت میں ہوں یا محنت اور مزدوری کی صورت میں، اللہ تعالےٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے .....

فرمایا آئندہ بھی اللہ تعالےٰ آپ کو سعیٔ مشکور کی توفیق عطا کرتا رہے۔ اور اسی واحد دیگانہ کا نام بلند ہو۔ اور اس کی عظمت اور جلال دلوں میں بیٹھ جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دنیا کے محسن اعظم ہیں آپ کی محبت سے آپ کے سینے معمور ہو جائیں۔ حضور نے یہ تقریر اشانٹی۔ عربی۔ اُردو۔ انگریزی یعنی چار زبانوں میں ارشاد فرمائی۔ تقریر کیا تھی ایک آسمانی آواز تھی۔ اللہ اور اس کے رسولؐ اور بنی نوع انسان کی عظمت کے قیام کی غیرت سے لبریز ایک ایسا نعرہ تھا جو افریقہ کے لامتناہی جنگلوں میں بلند ہوا۔ اور جس کی صدائے بازگشت حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قوم کے خون کو صدیوں تک گرماتی رہے گی۔ اور مستقبل قریب میں ایک عظیم روحانی انقلاب کا باعث ہو گی انشاء اللہ تعالےٰ۔ اور اخلاص اور ایمان کو نوازنے والے خدا کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ جس قوم کو بزعمِ خود مہذب اقوام نے اپنے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنائے رکھا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے کو لے کر تمام دُنیا پر چھا جائے۔ اور دُنیا ان کی غلامی پر فخر کیا کرے۔

تقریر کے بعد جو ایک بج کر بیس منٹ پر ختم ہوئی حضور نے لمبی دُعا فرمائی اور ایک بج کر چھبیس منٹ پر سٹیج سے نیچے تشریف لا کر حضرت، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ساتھ ہے کر پہلے پیراماؤنٹ چیف کے پاس جا کر مصافحہ فرمایا۔ پھر سب چیفس اور ان کے عمایدداروں کو بھی مصافحہ سے نوازا۔ پھر حضور اپنے عشاق کے ساتھ مسجد کی جانب بڑھے اور ربنا تقبّل منّا انّك انت السّميع العليم کی دعا کے ساتھ ایک بج کر پینتیس ۳۵ منٹ پر مسجد کا افتتاحی پتھر نصب فرمایا۔ افتتاحی پتھر نصب کرنے کی جگہ پر جلد جلد سیمنٹ لگایا جا رہا تھا۔ اور بعض دوست اسے جلدی سے لگانے کی تاکید کر رہے تھے۔ حضور نے فرمایا تسلّی سے سیمنٹ لگائیں۔ حضور اتنا عرصہ کھڑے رہے اور خدا تعالےٰ کے حضور دُعا فرماتے رہے۔ پتھر کی تنصیب کے بعد حضور نے دُعا فرمائی۔ پھر حضور پنڈال کی دوسری طرف جو پنڈال کی بائیں جانب جنوب مغرب کی طرف تھی اور مسجد سے تقریباً پچاس گز کے فاصلے پر تھی تشریف لے گئے (یاد رہے کہ یہاں قبلہ عین مشرق کی طرف ہے) اور لجنہ اماء اللہ کے ہال کا بنیادی پتھر ایک بجکر ۳۸ منٹ پر رکھا۔ مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اور مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب نے پتھر اٹھانے میں مدد دی۔ ایک چالیس پر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلّمہا نے پتھر رکھا۔ حضور نے فرمایا کہ پتھر اٹھانے میں مدد دینے کے لئے طاقت ور خواتین ہونی چاہئیں۔ اس کے بعد تیسرا پتھر مسز عبدالوہاب آدم اور مسز شکیل احمد منیر (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ) نے رکھا۔ حضور نے دُعا فرمائی اور ایک بجکر ۴۵ منٹ پر احمدیہ کالونی کا نقشہ دیکھا جو ایک بورڈ پر چسپاں تھا۔ حضور نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام۔ احمدیت۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے درمیان مسجد میں محراب کی جانب سے تشریف لے گئے۔ خدام نے دو رویہ کھڑے ہو کر راستہ بنایا ہوا تھا۔ خدام سے ہٹ کر پولیس بھی اپنے طور پر متعین تھی۔ ۱-۴۷ پر حضور مسجد میں تشریف فرما ہوئے مکرم ابراہیم اڈوباکو Adobaku اور ابراہیم بواٹن Boaten دونوں کو نماز سے قبل اور ملاقات کے دَوران پنکھا جھلنے کا شرف حاصل ہوا۔ پنکھا ایک لمبے بانس پر لگایا ہوا تھا۔ مسجد کا مسقف رقبہ ۸۰ × ۱۰۰ فٹ ہے۔ اور فریم سٹرکچر پر قائم ہے۔ تین گنبد ہوں گے جن کے لئے جگہ چھوڑی ہوئی ہے۔ ۱-۵۳ پر مکرم مولوی بی۔ اے بشیر صاحب نے لاؤڈ سپیکر پر اذان دی اور ایک بج کر پچپن منٹ پر تکبیر کہی گئی۔ اس سے قبل اعلان کیا گیا کہ حضور قصر نماز پڑھیں گے۔ مقیم پوری نماز پڑھیں۔ نماز شروع ہونے سے قبل حضور نے دیکھا کہ پہلی صف میں ایک صاحب کے پاس جانماز نہیں تھا حضور نے اپنا جانماز نیچے سے نکال کر بچھانے کے لئے مرحمت فرمایا اس کے بعد ایک بجکر پانچ منٹ پر ملاقات اور مصافحہ شروع ہوا جو ۲-۳۵ تک جاری رہا۔ مستورات نے بھی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اندازہ ہے کہ تین ہزار مردوں اور اتنی ہی عورتوں نے حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سے علی الترتیب مصافحے کا شرف حاصل کیا۔ احباب مسجد کی جانب سے آتے تھے اور مصافحہ کرنے کے بعد شمالی جانب کے راستے باہر نکل جاتے تھے۔ مصافحہ کے بعد اکثر ہاتھ اپنے رُخ پر اور جسم پر پھیرتے۔ بعض نے بغل میں حمائلیں لٹکائی تھیں جس سے اُن کے قرآن کریم سے تعلق کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ مصافحے کے بعد اللہ اکبر اور حضرت امیر المومنین اوئیں چا (زندہ باد) کے نعرے لگتے رہے۔

اس کے بعد حضور واپس سلیمان صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ حضور نے فرمایا I was moved like any thing آج میں بہت متاثر ہوا اور وہاب صاحب کے حسنِ انتظام اور جماعتوں کے ضبط و نظم پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ یاد رہے کہ افتتاحی تقریب کے وقت جس ضبط و نظم کے ساتھ حاضرین کھڑے تھے اس کو دیکھ کر ایک سفید فام عیسائی صاحب نے کہا کہ مجھے علم نہیں تھا کہ افریقہ کے لوگوں میں اتنا ضبط و نظم بھی ہے۔ اس غریب کو یہ بات بھول گئی جس اکسیرِ اعظم نے عرب کے وحشی بادیہ نشینوں کو ضبط و نظم کے انداز سکھا دئے تھے آج پھر اللہ تعالےٰ کی تقدیر نے مجاہدینِ احمدیت کے ذریعہ ان لوگوں کو اسی اکسیرِ اعظم کے جام پلا کر اوجِ ثریا تک پہنچا دیا ہے۔ حضور پُرنور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ۔ حضرت میاں صاحب اور دیگر افراد نے بیگم وہاب اور بیگم شکیل احمد منیر کا تیار کردہ کھانا تناول کیا۔ ایک کھانا پام آئل میں پکایا گیا تھا۔ جو حضور نے پسند فرمایا۔ ناریل کا پانی بھی پیا گیا۔ اور پھر حضور نے مکرم وہاب صاحب کے تین بچوں کو بلا کر ان سے پیار کیا اور تحفہ دیا۔ تین بجکر سترہ منٹ پر کماسی کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اب جماعتیں اور مقامی کاریں ساتھ نہ جائیں یہیں سے رخصت ہوتے ہیں۔ پانچ بجکر بیس منٹ شام حضور ایدہُ اللہ تعالےٰ مع خدام کے چھ کاروں میں واپس سٹی ہوٹل کماسی میں پہنچ گئے۔ گرمی۔ حبس اور سفر کی تکان سے حضور تھکے ہوئے تو تھے۔ لیکن بہت مسرور تھے اور بار بار خوشنودی کا اظہار فرماتے تھے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی حیات کے حسین جلوے نظر آئے۔ حضور پرنور اور سیدہ بیگم صاحبہ سلّمہا جماعت کو السّلام علیکم و رحمۃ اللہ کا تحفہ بھجواتے ہیں۔ نیز حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سب احباب کو سلام کہتے ہیں۔ اراکینِ قافلہ کی طرف سے بھی سلام اور دعا کی درخواست قبول فرمائیں ۔

تبلیغِ اسلام کیلئے وعدہ کا ایفاء

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے چندہ تحریکِ جدید کے متعلق فرمایا:۔

"ادائیگی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس وقت ادا کر دیتے تو آج چھاتی تان کر پھرتے کہ آپ نے تبلیغِ اسلام کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ادا کر دیا ہے۔"

اس وقت تحریکِ جدید کے سالِ رواں پر ½ ۷ ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن تا حال متعدد جماعتوں کے وعدے نہیں آئے۔ بہت سی جماعتوں نے نہ ہونے کے برابر رقوم ادا کی ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حالیہ دورہ مغربی افریقہ و یورپ سے واضح ہو گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کے ایام بالکل قریب ہیں۔ اور ہمیں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی مساعی تیز تر کر دینی چاہئیں۔ ابھی بہت سے صاحبِ توفیق احباب معاونینِ خاص میں شامل نہیں ہوئے۔ اس ممتاز گروہ میں احباب اپنے اہل و عیال سمیت شریک ہو سکتے ہیں۔ اس کا چندہ کم از کم پانصد روپے سالانہ ہے۔

۲۱ر ماہ سابق کے ضمیمہ بدر میں شائع شدہ احباب کے علاوہ ذیل کے احباب بھی اس گروہ میں شامل ہیں:۔

(۱) مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑوی ... ۴۳۵ روپے ادا شدہ۔

(۲) مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور ... ۲۰۰ " "

احباب پر لازم ہے کہ تحریکِ جدید کی اہمیت کے مطابق اپنے وعدے بڑھائیں۔ اور جلد از جلد ان کو ادا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین ۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے

دورۂ غانا (مغربی افریقہ) کی مختصر رپورٹ

مرتبہ مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ غانا (مغربی افریقہ)

روانگی برائے ٹیچی مان

مورخہ ۲۲/۴/۷۰ کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مع افرادِ قافلہ مبلغین غانا و دیگر خدام جو اکرا، وسطی ریجن اور اشانٹی ریجن کے متعدد ممبران پر مشتمل تھے، کاروں اور بسوں کے ایک لمبے قافلہ میں کماسی سے برونگ آہافو ریجن کے جماعتی ریجنل مرکز Techiman کے لئے روانہ ہوئے اور بعینہٖ جس طرح اکرا سے کماسی کے سفر میں حضور انور کی لوائے احمدیت لہراتی ہوئی کار کے آگے ایک کار سیکورٹی آفیسر مسٹر عبداللہ اماکو انسپکٹر آف پولیس، خاکسار عطاء اللہ کلیم مکرم مولوی عبدالکریم صاحب اور سینئر فوٹو گرافر وزارت اطلاعات پر مشتمل تھی۔ اور جونہی سامنے سے کوئی کار قریب آتی یا ہم کسی ٹرک یا بس کو Overtake کرتے تو سیکورٹی آفیسر کے اشارہ پر وہ کار یا بس یا ٹرک فوراً رک جاتے یہاں تک کہ حضرت اقدس اور آپ کے قافلہ کی کاریں Pass ہو جاتیں

استقبال

ٹیچی مان سے قریباً دو میل باہر کماسی روڈ پر مجلس خدام الاحمدیہ برونگ اہافو کے چند خدام ایک کار اور تین موٹر سائیکلوں پر کھڑے تھے جنہوں نے حضرت اقدس کے کاروں کے قافلہ کو escort کیا۔ قصبہ میں داخل ہوتے ہوئے بھی سڑک کے دونوں طرف احمدی مرد عورتیں نیز قصبہ کے عیسائی مرد و عورتیں مع اپنے پادریوں کے، لائنوں میں کھڑے تھے۔ اور انہوں نے اللہ تعالےٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے حضرت اقدس کا استقبال کیا۔ اسلامی نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ اور کاروں کا قافلہ ہزاروں استقبال کرنے والوں کے درمیان آہستہ آہستہ حضرت اقدس کی رہائش گاہ کی طرف جا رہا تھا جو ایک احمدی دوست نے اپنے نو تعمیر شدہ وسیع مکان کی صورت میں پیش کی تھی۔

رہائش گاہ پر مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب اور ریجنل کمیٹی کے دیگر ممبران نیز اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس جو انسپکٹر جنرل پولیس کی ہدایت پر اپنے عملہ کے ساتھ حاضر تھا، نے حضور کا استقبال کیا

یہاں سے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ ٹیچی مان میں نئی تعمیر شدہ شاندار احمدیہ مسجد کی طرف روانہ ہوئے جس کے قریب وسیع میدان میں خوبصورت شامیانہ سے اسٹیج بنایا گیا تھا اور ارد گرد سے ہزاروں افراد کے لئے سایہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور پیراماؤنٹ چیف ٹیچی مان مع دیگر چیفوں اور ڈویژنل چیفوں کے، مختلف رنگوں کی بڑی بڑی چھتریوں کے نیچے حضور انور کے استقبال کے لئے کھڑے تھے

جب حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی کار سے اتر کر اسٹیج پر آئے تو اس دوران فضا اسلامی نعروں سے گونج رہی تھی۔ اسٹیج پر حضرت اقدس نے سب حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔

استقبالیہ اجلاس

یہاں حضرت اقدس ایدہ اللہ کے کرسی پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد چند خدام نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ عربی منظوم کلام سنایا

بعد ازاں مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ برونگ اہافو نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا جو ایک خاص کاغذ پر طبع کیا ہوا تھا۔ ایڈریس میں اللہ تعالےٰ کا شکر اور حضرت اقدس سے جذباتِ محبت کا اظہار تھا اور آخر میں دعا کی درخواست تھی۔ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے ایڈریس پڑھنے کے بعد اسے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کیا جسے حضور انور نے قبول فرمایا۔

بعد ازاں پیراماؤنٹ چیف ٹیچی مان سٹیٹ نے اپنی سٹیٹ کی طرف سے حضور کو خوش آمدید کہا اور اس عزت افزائی پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ پیراماؤنٹ چیف کے استقبالیہ ایڈریس کے بعد پیراماؤنٹ نے سٹیج پر آکر حضرت اقدس سے شرفِ باریابی حاصل کیا۔ اور مصافحہ کی برکت سے فیضیاب ہوا۔

خطاب حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت اقدس نے تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنے ان جذباتِ محبت کو ظاہر فرمایا جو حضور انور کو جماعت سے ہیں۔ نیز احمدیت کی برکات اور خصائل اسلام کو بیان فرمایا۔ اس کے بعد حضرت اقدس زیر تعمیر احمدیہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور اس میں Memorial Plaque اسلامی نعروں کے درمیان نصب فرمایا۔ اس دوران میں فوٹو گرافر تصاویر لینے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہے۔ اس کے بعد حضرت اقدس نے دعا فرمائی جس میں تمام حاضرین نے حصہ لیا۔ حضرت اقدس کے خطاب کا ترجمہ لوکل زبان میں مولوی عبدالوہاب صاحب نے ساتھ ساتھ کیا۔

بنیاد لجنہ اماء اللہ برونگ اہافو سنٹر

مسجد کے ایریا کے نزدیک ہی مَردوں کے اجتماع کے ساتھ عورتوں کا الگ اجتماع تھا جہاں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت اقدس رونق افروز تھیں اور یہاں لجنہ کی ممبرات نے سیدہ بیگم صاحبہ سے اپنے جذباتِ محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ برونگ اہافو ریجنل سنٹر کی مجوزہ عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا اور حضرت اقدس کے بعد سیدہ بیگم صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی نمائندگی میں صدر لجنہ اماء اللہ برونگ اہافو ریجن اور صدر لجنہ اماء اللہ ٹیچی مان سے مل کر بنیاد میں سیمنٹ بلاک رکھا جس کے بعد حضرت اقدس نے دعا فرمائی اور یہ تقریب ختم ہوئی۔

اس کے بعد حضرت اقدس زیر تعمیر مسجد احمدیہ میں (جس پر چھت وغیرہ مکمل ہو چکی ہے اور صرف گنبد اور رنگ روغن باقی ہے) تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر حضور انور کی اقتداء میں ہزاروں لوگوں نے ادا کی۔

ملاقاتِ جماعت

ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے مردوں کو اور سیدہ بیگم صاحبہ نے عورتوں کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور یہ سلسلہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ جس میں بوڑھے جوان بچے سب قطاروں میں آکر حضرت اقدس سے برکت حاصل کرتے رہے۔

ظہرانہ

جب تمام لوگ مصافحہ کر چکے تو سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں حضور انور اور دیگر افرادِ قافلہ نے دوپہر کا کھانا کھایا جو مصروفیات کے باعث اڑھائی بجے کھایا گیا۔

کھانے کے بعد جماعت احمدیہ برونگ اہافو کی طرف سے بعض تحائف حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ برونگ اہافو کی طرف سے بعض تحائف سیدہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں پیش کئے گئے

واپسی کماسی و استقبالیہ اشانٹی ریجن

ٹیچی مان سے سہ پہر کے وقت حضور انور مع قافلہ واپس کماسی کے لئے روانہ ہوئے اور شام کو پانچ بجکر بیس منٹ پر سٹی ہوٹل کماسی پہنچ گئے۔

مورخہ ۲۲/۴/۷۰ کی شام کو ۷½ بجے جبکہ حضور انور نے ٹیچی مان کے سفر سے واپس آکر آرام بھی نہ فرمایا تھا حضور نے جماعت احمدیہ اشانٹی کی طرف سے دئے گئے استقبالیہ میں شرکت فرمائی۔ جو حضور کے اعزاز میں سٹی ہوٹل کماسی میں دیا گیا تھا۔ اور جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ پیراماؤنٹ چیفس، میونسپل کونسل کماسی۔ چیئرمین یونیورسٹی کونسل کماسی یونیورسٹی، ممبرانِ پارلیمنٹ اور دیگر اعلیٰ حکام اور معززینِ شہر شریک ہوئے۔ ان تمام معززین نے جہاں حضرت اقدس سے ملاقات کا شرف حاصل کیا وہاں مختلف امور پر حضرت اقدس سے تبادلۂ خیالات بھی کیا۔

اس تقریب کے بعد حضرت اقدس احمدیہ سیکنڈری سکول کی سی کے وسیع کمپاؤنڈ میں تشریف لے گئے جہاں ممبران مرد و زن صفوں میں نماز کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ یہاں حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں

جماعتِ احمدیہ "وا" سے خطاب

اس کے بعد حضرت اقدس احمدیہ سیکنڈری سکول کے ہال میں تشریف لے گئے تاکہ اپنے ان خدام کو خطاب فرمائیں جو تین صد میل کا سفر کر کے حضرت اقدس کی زیارت و ملاقات کے لئے وا WA نامی قصبہ سے آئے تھے

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان خدام کو جو دو اڑھائی صد مرد تھے عربی میں خطاب فرمایا اور اپنے ارشادات سے نوازا۔ حضور انور کے اس عربی خطبہ کا ترجمہ سالٹ معلم مومن جو وآ WA کے ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں اور عربی کے عالم ہیں، نے WALA زبان میں کیا حضور نے اپنے ارشادات سے نوازنے کے بعد WA جماعت کے اخلاص و محبت کی وجہ سے اور اس لئے کہ حضور انور خود وآ WA تشریف نہ لے جاسکے وہاں سے آئے ہوئے ہر فرد کے ساتھ مصافحہ کے علاوہ معانقہ بھی فرمایا اور اس طرح ان کے اس غم کا بہترین ازالہ فرمایا جو ان کو حضرت اقدس کے (راستوں کی مشکلات کی وجہ سے) WA نہ جانے کا ہؤا تھا۔ جماعت WA نے حضور انور کی خدمت میں بعض تحائف پیش کئے

وآ کی مستورات سے سیدہ بیگم صاحبہ کا خطاب اور ملاقات

جب سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت WA کے مردوں سے خطاب فرما رہے تھے تو اس دوران دوسری طرف سیدہ بیگم صاحبہ حرم محترمہ حضرت اقدس WA کی مستورات سے خطاب فرمارہی تھیں آپ نے مستورات کے ماحول کے غیر اسلامی ہونے کے باوجود اسلامی پردہ کی پابندی پر مبارکباد دی اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور بچوں کی تعلیم و تربیت خصوصاً تعلیم القرآن کی طرف توجہ دلائی۔ خطاب کے بعد آپ نے تمام مستورات سے مصافحہ کیا۔

روانگی برائے اکرا سے قبل بعض مصروفیات

مورخہ ۲۳ ﷺ بروز جمعرات حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے اکرا کے لئے بذریعہ کار روانہ ہونا تھا۔ لیکن حضور انور سے ملاقات کرنے والوں کا تانتا بندھا ہؤا تھا۔ روانگی سے قبل حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ اشانٹی کے ممبران کو جو حضور انور کے دورۂ کماسی کے وقت مختلف فرائض انجام دے رہے تھے، ملاقات کا شرف عطا فرمایا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ نیز ان کے ساتھ ایک گروپ فوٹو میں شامل ہوئے۔

آمد کلچرل سنٹر کماسی

حضرت اقدس مع افراد قافلہ سٹی ہوٹل کماسی سے ۹½ بجے کے قریب اکرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ لیکن شہر چھوڑنے سے قبل Dr. Kyirimaton ڈائریکٹر کلچرل سنٹر کماسی کی دعوت پر راستہ میں کلچرل سنٹر میں تشریف لے گئے جہاں پر ڈائریکٹر صاحب نے حضور انور کا استقبال

کیا اور اشانٹی قوم کے مختلف نوادرات آلات جنگ اور دیگر رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کے متعلق اشیاء دکھائیں جس کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ اکرا کے لئے بذریعہ کار روانہ ہوئے اور یہ چھ کاروں کا قافلہ تھا۔

ظہرانہ و نماز ظہر و عصر

تقریباً ایک بجے حضرت اقدس مع قافلہ Asankrangwa شہر پہنچے جو اکرہ سے جانب کماسی چھپن میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں ایک ہوٹل میں قبل ازیں ہی حضور انور کے لئے انتظام کیا گیا تھا جہاں حضرت اقدس نے اور افراد قافلہ نے ظہرانہ کھایا جس کے بعد افراد قافلہ نے حضور انور کی اقتدا میں ظہر و عصر کی نمازیں ادا کیں۔ یہاں حضور انور نے خود اپنے کیمرہ سے افراد قافلہ کی تصاویر لیں۔

آمد اکرا

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ مع سیدہ بیگم صاحبہ و دیگر افراد قافلہ مورخہ ۲۳ ﷺ بروز جمعرات شام کے ½۶ بجے کماسی سے اکرہ پہنچے۔ یاد رہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلےٰ و وکیل التبشیر اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری بعض ضروری امور کی وجہ سے مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب کے ساتھ کماسی سے بذریعہ ہوائی جہاز صبح ہی اکرا پہنچ چکے تھے۔

روانگی برائے سالٹ پانڈ

مورخہ ۲۴ ﷺ بروز جمعہ حضرت اقدس ایدہ اللہ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب و دیگر افراد قافلہ جماعتہائے احمدیہ غانا کے مرکز سالٹ پانڈ کے لئے جو اکرا سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہوئے۔ کماسی اور ٹیچیمان کے سفر کی طرح اب بھی حضرت اقدس کی کار پر بدستور لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔ اور حضور انور کی کار کے آگے سیکورٹی افسر سامنے سے آنے والی ہر بس یا ٹرک وغیرہ کو Overtake کرتے وقت انہیں روک دیتا یہاں تک کہ حضور انور ایدہ اللہ اور قافلہ کی کاریں گزر جاتیں۔

استقبال

سالٹ پانڈ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ریجنل کمیٹی جماعتہائے احمدیہ وسطی و مغربی ریجنز کے ممبران، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور بعض دیگر ممبران Mankessim جنکشن پر حضور انور کے استقبال کیلئے کھڑے تھے۔ یہاں سے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی کار نے قافلہ کو Lead کیا اور اس ایریا کا سرکٹ مبلغ ایک پروپیگنڈا Van میں منکسیم سے آگے سالٹ پانڈ کی طرف حضور انور کی آمد کا اعلان کرتا اور اسلامی نعرے لگاتا روانہ ہؤا

سالٹ پانڈ قصبہ سے باہر سے ہی سڑک پر خوش آمدید اور دیگر اسلامی فقرات کے جھنڈے نصب تھے اور سڑک کے ایک طرف مرد اور دوسری طرف عورتیں قطاروں میں کھڑے اھلاً و سھلاً و مرحباً السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ اسلام ترقی کرے۔ احمدیت ترقی کرے اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بلند کرنے کے علاوہ لوکل زبان کے ترانوں میں حضرت اقدس کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ اور ایک خاص گانا (جو اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح کا لوکل زبان میں ترجمہ تھا۔ جس میں یہ اعلان کیا جارہا تھا کہ ایک آسمانی آواز سنو کہ وہ مسیح اور مہدی جس کے متعلق پہلے سے پیشگوئیاں کی گئی تھیں وہ قادیان کی سرزمین میں آچکا ہے) ترنم سے گا رہے تھے۔

وسطی اور مغربی ریجنز کی جماعتیں جو گیارہ سرکٹوں میں منقسم ہیں۔ اپنے اپنے سرکٹ کے نام کے جھنڈے کے ساتھ کھڑی حضرت اقدس کا استقبال کر رہی تھیں

احمدی افراد کے ساتھ جو دس بارہ ہزار سے کم نہیں تھے سالٹ پانڈ کے عیسائی، مشرک اور غیر از جماعت مرد عورتیں اور بچے سڑک پر کھڑے حضور انور کو ایک نظر دیکھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے جا رہے تھے۔ ایسا نظارہ سالٹ پانڈ نے پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ سالٹ پانڈ قصبہ میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی ہدایت پر وہ راستہ جو شہر سے نکلنے کے لئے ٹریفک کے لئے مخصوص ہے اور بڑے بازار میں ہے۔ عام قانون کے خلاف شہر میں داخل کے لئے حضرت اقدس اور آپ کے قافلہ کے لئے کھولا گیا۔ اور مشن ہاؤس تک تمام راستہ مردوں اور عورتوں اور بچوں سے اٹا پڑا تھا۔ جس پر ممبران مجلس خدام الاحمدیہ سالٹ پانڈ اور پولیس کے افراد کی وجہ سے مکمل کنٹرول تھا۔

آمد مشن ہاؤس سالٹ پانڈ

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ مع افراد قافلہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے جہاں مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب جرزا۔ مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب اور دیگر عہدیداران جماعت نے حضور کا استقبال کیا اور خاکسار کی اہلیہ نسیم بیگم صاحبہ نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا استقبال کیا۔ مشن ہاؤس میں حضرت اقدس اور افراد قافلہ اور دیگر مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

اجلاس استقبالیہ سالٹ پانڈ

حضرت اقدس ایدہ اللہ کے مشن ہاؤس کے مختصر قیام کے دوران احباب جماعت اور دیگر شائقین زیارت سمندر کے کنارے ناریل کے درختوں کے سایہ کے نیچے وسیع و عریض میدان میں جمع ہو گئے۔ یہاں حضرت اقدس ایدہ اللہ اور دیگر افراد قافلہ کے لئے خوبصورت شامیانہ کے نیچے سٹیج تیار کیا گیا تھا۔

اسی طرح عورتوں کے درمیان حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے لئے علیحدہ سٹیج تیار کیا گیا تھا

سیدنا حضرت اقدس جب مقام اجتماع پر تشریف لائے تو اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ جو دس بارہ ہزار افراد کے دلوں کی ترجمانی کر رہی تھی۔ جو آقا کی ملاقات اور ارشادات سے متمتع ہونے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ اس عظیم الشان اجتماع میں ممبران جماعت کے علاوہ پیرامائونٹ چیفس، چیفس۔ سالٹ پانڈ کے مختلف عیسائی چرچوں کے یورپین اور افریقن پادری اور دیگر سرکاری افراد اور معززین قصبہ مع سینکڑوں عوام الناس شامل تھے۔

حضرت اقدس کے کرسی پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن کریم ہوئی جس بعد مکرم الحاج Muhammad W. E. Arthur پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ غانا نے تمام جماعتہائے احمدیہ غانا کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔ جس میں جذبات محبت اور وفاداری و اطاعت خلافت کے اظہار کے علاوہ مبلغین اور جماعت کی مساعی ساتھ جماعت کی مختصر تاریخ کا بھی ذکر کیا گیا تھا اور آخر میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ انگریزی میں اس ایڈریس کو پڑھنے کے بعد اس کا ترجمہ محترم الحاج آرتھر نے لوکل زبان میں بھی کیا۔

خطبہ جمعہ

چونکہ نماز جمعہ کا وقت ہو گیا تھا مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے لاؤڈ سپیکر پر اذان دی۔ دوسری اذان کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ عظیم اجتماع اپنی ذات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کا درخشندہ ثبوت ہے۔ حضرت اقدس نے غلبۂ اسلام کی آسمانی پیشگوئیوں کا ذکر فرما کر اور ان کے پورا ہونے کے روز افزوں آثار پر روشنی ڈال کر اس امر کا نہایت نہایت پرشوکت الفاظ میں ۔۔۔ باقی صـ ۱۲ پر

پریس کانفرنس اکرا میں حضور کا ایمان افروز خطاب اور فضیلت اسلام کا اظہار

جماعت احمدیہ گھانا کی ایگزیکٹو کمیٹی میں حضور کے اہم ارشادات - اکرا کی جماعت کو شرف ملاقات

گھانا کے باشندوں اور جماعت احمدیہ کیلئے حضور کے پیغام

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنی رپورٹ مرسلہ از اکرا (گھانا) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوئی ہے رقمطراز ہیں :-

اکرا (گھانا) ۲۴ر اپریل ۱۹۷۰ء

پریس کانفرنس

پریس کانفرنس ہوٹل ایمباسڈر کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی۔ دس بجکر پانچ منٹ پر حضور ایدہ اللہ کانفرنس ہال میں تشریف لائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ بھی ہمراہ تھے۔ پندرہ کے قریب اخبارات ریڈیو وغیرہ کے نمایندے موجود تھے۔ پریس کانفرنس انگریزی زبان میں ہوئی۔

حضور نے تبسم کناں فرمایا کہ آپ کی زبان بہت میٹھی ہے۔ کچھ لفظ میں نے سیکھ لئے ہیں اس پر حضور نے وہ لفظ دہرائے جن کو سن کر سب بہت محظوظ ہوئے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور پُر نور کا یہ طریق ہے کہ حضور تکلف کے ماحول کو پسند نہیں فرماتے۔ اور اس طرح گھل مل کر اخباری نمایندوں سے گفتگو فرماتے ہیں اور ان کے سوالوں کے جواب اس رنگ میں دیتے ہیں جو طبیعت میں گدگدی پیدا کرتے ہیں اور وہ بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں۔ تکلف کی سب دیواریں گر جاتی ہیں اور مخاطب اپنے دل کی بات بے تکلفی اور جرأت سے کہہ سکتا ہے۔ اور پریس کانفرنس ایک زندہ دل تسکین بخش مہذب اور علمی محفل کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔

اسلام ہمسری اور برابری کا پیغام لایا ہے

حضور نے فرمایا :- اسلام اس ملک اور دیگر ممالک کے لئے بنی نوع انسان کی بحیثیت انسان کے برابری اور ہمسری کا پیغام لایا ہے اور ہم اس پیغام کے نقیب اور علمبردار ہیں کہ دنیا کا عظیم ترین انسان تمام انسانوں کو اٹھا کر اپنے زمرے میں شامل فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ہم بنی نوع انسان کے خادم ہیں اور قرآن کریم کا یہ عظیم پیغام ہے۔ میں جہاں جہاں بھی گیا ہوں یہ پیغام دیتا رہا ہوں۔ سب انسان ایک بین الاقوامی برادری ہیں۔ میں آپ کے درمیان یوں محسوس کرتا ہوں جیسے میں اپنے عزیزوں کے درمیان بیٹھا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ کمیونزم صرف انسانی ضروریات کا سوال اٹھاتا ہے لیکن Needs کی تعریف نہیں کرتا۔ اسلام کہتا ہے رب العالمین نے جس قدر صلاحیتیں ہمارے اندر پیدا کی ہیں ان کی پوری نشو و نما کے لئے مادی اسباب بھی پیدا کئے۔ اس لئے ہر انسان کا حق ہے کہ اسے وہ تمام سہولتیں ملیں جن سے اس کی صلاحیتوں کی مکمل نشو و نما ہو سکے۔ اسلام کم سے کم پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ زیادہ سے زیادہ کے حصول پر زور دیتا ہے۔

پوری نشو و نما کے لئے جسمانی صحت بھی ضروری ہے۔ میں پاکستان کے بہترین کالجوں میں سے ایک کالج کا پرنسپل رہا ہوں۔ میں نے غریب بچوں پر جو Underfed اور کم خوراک کا شکار تھے سویابین کا تجربہ کیا ہے جو ایک نہایت عمدہ خوراک ہے۔ بارہ طلباء میں سے سات طلباء امتحان میں سرِ فہرست نکلے۔ اسی طرح اخلاقی ترقی کے لئے ذہنی صحت اور روحانی ترقی کے لئے اخلاقی صحت کی ضرورت ہے۔ پس پورے ترقی یافتہ انسان کے لئے جسمانی، ذہنی اخلاقی اور روحانی صحت کی ضرورت ہے۔ اس کی بہترین مثال حضرت رسول عربی حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ آپؐ پوری نصف شب اللہ تعالےٰ کی عبادت فرمایا کرتے تھے۔ جب تک جسمانی صحت نہ ہو یہ ممکن نہیں فرمایا :- ہم کسی ذاتی غرض کے لئے نہیں آئے خدمت کے لئے آئے ہیں۔ ایک دفعہ ایک یہودی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا اور بستر کو خراب اور گندہ کر دیا اور صبح صبح چپکے سے چلا گیا۔ راستے میں یاد آیا کہ کوئی چیز لانی بھول گیا ہے۔ چار و ناچار واپس گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ سیّد ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بستر کو دھو رہے ہیں۔ اس کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ پس ہم خدمت کے لئے آئے ہیں۔ اگر آپ لوگ اپنی خداداد صلاحیتوں کو صحیح طور پر استعمال کریں تو بعید نہیں کہ آپ کو اللہ تعالےٰ امریکہ اور یورپ کا استاذ بنا دے۔ آپ کسی سے کم نہیں ہیں۔ میرا ارادہ ہو رہا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ انگلستان یا سکاٹ لینڈ میں افریقہ کے احمدیوں میں سے ایک مبلغ بھجوا دوں۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا میں سیاسی حدود کے خلاف نہیں انہیں ضروری خیال کرتا ہوں جو شخص اپنے وطن سے محبت نہیں کرتا وہ بنی نوع انسان سے بھی محبت نہیں کر سکتا۔ پھر مادہ (Matter) اور توانائی (Energy) کے بدلتے ہوئے نظریات پر شرح و بسط سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے سب کچھ دریافت کر لیا ہے۔ پھر ایک سائنسدان آ جاتا ہے جو بالکل نئی دریافت کر لیتا ہے۔ میں نے کماسی یونیورسٹی کے طلباء کو یہی بتایا کہ ایجاد اور دریافت کا سلسلہ لامتناہی ہے اور اس کی کوئی سرحد نہیں۔ اور تحقیق و انکشاف کا دروازہ بند نہیں ہوا

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں حقیقی اسلام کے علمبردار کی حیثیت سے آیا ہوں۔ ہم نے اپنے ذرائع کے مطابق عوام کی خدمت کی ہے۔ اور عوام کی محبت نے بھی مجھے اتنا متاثر کیا ہے کہ میں نے بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو پایا۔

حضور کے پیغامات

ایک اخباری نمایندے نے حضور سے سوال کیا کہ آپ کا ہم لوگوں کے نام پیغام کیا ہے فرمایا :-

Let humans learn to love humans

انسان کو چاہیئے کہ انسان سے محبت کرنا سیکھے۔ میں ایک پیغام اپنی جماعت کے لئے بھی چھوڑ کر جا رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ نے ایک حد تک اپنے ملک گھانا کی خدمت کی ہے میری خواہش اور دعا ہے کہ اور خدمت کریں اور سکول اور کالج اور میڈیکل سینٹرز کھولیں۔ اور اپنے دل کی کھڑکیاں کھول دیں تاکہ اللہ تعالےٰ اندر داخل ہو سکے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک بنایا ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ اپنے خالق کے محبوب بندے بن جائیں۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ آئندہ پچیس سال بہت اہم ہیں انسان اٹامک انرجی کے غلط استعمال سے اپنے ہاتھوں خود تباہ ہونے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ستر سال قبل یہ خبر حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دے دی تھی کہ ایک ایسا ہتھیار بنایا جائے گا کہ جس سے انسان ہی نہیں زندگی ختم کر دی جائے گی۔ جو بچے گا وہ دیکھ لے گا کہ جس کو اللہ تعالےٰ نے یہ خبر دی تھی وہ اللہ کا سچا مامور تھا۔

پھر حضور نے فرمایا کہ اب بھی کچھ پوچھنا ہو۔ گھانا کی تعلیمی حالت اور دیگر اعداد و شمار کے متعلق حضور نے سوالات کئے۔ زرعی پیداوار کے متعلق فرمایا ہم نے پاکستان میں زرعی میدان میں بہت تحقیق اور ترقی کی ہے۔ چالیس سے ساٹھ من تک فی ایکڑ بھی گندم پیدا ہو رہی ہے۔ چاول بھی بہت پیدا ہو رہا ہے۔ حضور نے کچھ اعداد و شمار دے کر بتایا ہم باہم ایک دوسرے کی مدد سے کافی ترقی کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے آپ کے صدر مملکت سے کہا کہ میں آپ کی مدد اور رہنمائی کے لئے ایک احمدی زرعی ماہر کو بھجوا دوں گا اگر آپ پسند کریں

پریس کانفرنس کے بعد اخباری اور ریڈیو کے نمایندوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی اور انہوں نے اس موقع پر بہت سے فوٹو بھی لئے۔

جماعت احمدیہ گھانا کی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ میں حضور کے ارشادات

پریس کانفرنس کے بعد ہوٹل کے اسی کمرے میں جہاں پریس کانفرنس ہوئی تھی جماعت احمدیہ گھانا کی ایگزیکٹو کی میٹنگ ہوئی جس میں امیر صاحب کے علاوہ ایگزیکٹو کمیٹی کے بارہ اراکین شامل ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے سوچا ہے کہ ایک ریزرو فنڈ قائم کر دوں تاکہ آپ کی ترقی کی رفتار رکنے نہ پائے۔ ہمیں رکنا نہیں چاہیئے۔ یہ ریزرو فنڈ ایسا ہو جو ہمارے ان اخراجات کو برداشت کرے جو Current یا معمولی نہ ہوں۔ میں نے نائیجیریا کی جماعتوں سے پوچھا کہ ایک سکیم کے لئے ایک لاکھ پونڈ کی ضرورت ہے۔ کیا آپ یہ خرچ برداشت کر لیں گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم یہ خرچ برداشت کر لیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے اب میری توجہ دیکھیوں

کی طرف پھیری ہے سکیموں کی تفاصیل بتاتے ہوئے حضور نے فرمایا ہر شخص کا حق ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم اس تک پہنچے المسیح المہدی علیہ السلام ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے روحانی فرزند ہیں۔ کروڑوں اربوں فرزندوں میں سے صرف آپؐ نے آپ ہی کے متعلق فرمایا کہ میرا سلام مہدی معہود (علیہ السلام) کو پہنچا دینا۔

اب تیسری سکیم جس کی نوعیت مقامی ہے یہ ہے کہ ریزرو فنڈ قائم کیا جائے اس کی سپورٹ اور مدد کے لئے امریکہ یا انگلستان کی جماعتیں ایک ریزرو فنڈ قائم کریں جو کم از کم بیس ہزار پونڈ کا ہو۔ اس قسم کے ریزرو فنڈ نائیجیریا گھانا اور سیرالیون میں قائم ہوں گے۔ اہل گھانا میں سے اس میں کم از کم دو سو سی ڈی (تقریباً اڑھائی سی ڈی کا ایک پونڈ سٹرلنگ ہوتا ہے) دینے والے حصہ لے سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اس فنڈ کا نام

Nusrat Jahan fund for the projects in Ghana

ہوگا۔ نیز فرمایا کہ یہ دو سو سی ڈی کی رقم ایک سال کے اندر اندر ادا کی جا سکے گی نیز فرمایا کہ الحاج الحسن عطا صاحب اور شاہد احمد صاحب قریشی اس سے پہلے حصہ لے چکے ہیں۔ الحاج الحسن عطا نے تو رقم بھی پیش کر دی ہے۔

فرمایا اس فنڈ کے لئے بنک میں ایک اکاؤنٹ کھولا جائے۔

الحاج الحسن اور شاہد احمد قریشی کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب نے اسی وقت حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رقم مقررہ کی پیشکش کر دی۔ ان مخلصین کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مسٹر عثمان بن آدم ۲۔ الحاج طاہر ۳۔ الحاج محمد آرتھر ۴۔ مسٹر اسمٰعیل ۵۔ محمد عیسیٰ ۶۔ مسٹر عبداللہ ناصر۔

اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور اس سے بڑھ کر اسلام اور احمدیت کے لئے مالی اور جانی قربانیوں کی توفیق دے۔ فرمایا خلیفہ مشورہ کرتا ہے اور دعا کرتا ہے اور خواہ سو فیصدی اتفاق رائے بھی ہو تو بھی فیصلہ خلیفہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ خلیفہ کی کوئی ذاتی غرض نہیں ہوتی اور وہی اس مقام پر ہوتا ہے کہ فیصلہ کرے۔ جب میں خلیفہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"میں تجھے اتنا دوں گا کہ تو سیر ہو جائے گا"

میں تو محسوس کرتا ہوں جیسے ٹھنڈے صحت مند اور تازہ دریا کے کنارے کھڑا ہوں۔ جو شخص ایسے دریا کے کنارے کھڑا ہو اسے پانی سٹور (ذخیرہ) کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خدا دیتا ہے میں خرچ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا قیام اشاعت اسلام کے لئے کیا ہے۔ اس موقع پر حضور نے جماعتہائے گھانا کے نئے عہدیداران کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ میں پرانے عہدیداران کے کام کی قدر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے

الحاج محمد آرتھر صاحب جو جماعت کے پریذیڈنٹ رہے ہیں حضور نے ان کے کام کی قدردانی کے اظہار کے طور پر ان کو اپنے ہاتھ سے انگوٹھی پہنائی اور معانقہ فرمایا ان کو بوسہ دیا۔ حاضر احباب نے ان کو اس عزت افزائی اور خوش قسمتی پر مبارکباد دی

۲۵ر اپریل ۱۹۷۰ء کی شام کو حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور ہوٹل میں واپس تشریف لے آئے۔ دیر تک خدام کے درمیان تشریف فرما رہے۔ فرمایا سالٹ پانڈ کے راستے میں یہ خصوصیت نظر آئی کہ کماسی کے راستے کے برعکس اس سڑک پر گرجا گھر بہت کم ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ یہاں ہر پانچ میل پر ایک مسجد بنائی جائے نیز فرمایا زمین لینی چاہیئے۔ مرزا لطف الرحمٰن صاحب نے عرض کی کہ حضور اسی ایکڑ زمین ایک جگہ ہمارے پاس موجود ہے۔ حضور نے فرمایا ساحل کے خوبصورت نقشے ہم بھجوائیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ مستقبل ہمارا ہے۔ مسجد نبویؐ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے ایمان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جب مسلمان صرف دو سو کس تھے تو مسجد نبویؐ اس سائز کی بنائی کہ صرف چھت کی لمبائی ۱۰۸ فٹ تھی۔ فرمایا اس علاقے میں ڈچ مشنری بہت ہیں۔ ان لوگوں نے یورپ کے خلاف بھی بغاوت کی ہوئی ہے۔ احمدیوں کو ان کے حالات سے مطلع رہنا چاہیئے تاکہ تبلیغی کام میں ان سے بات کرتے وقت فائدہ اٹھایا جا سکے۔

ریزرو فنڈ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سو احباب دو دو سو سی ڈی دیں۔ اس سلسلے میں حضور نے کراچی کی جماعت کے لئے چار لاکھ روپے کی فراہمی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقم فوراً ہی اکٹھی ہو گئی۔

۲۶ر اپریل ۱۹۷۰ء صبح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج تقریباً ۸۰ خدام کو شرف معانقہ بخشا اشانٹی کی جماعت مکرم الحاج الحسن عطا صاحب کی سرکردگی میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضور کے ساتھ فوٹو کھنچوایا۔ حضور نے ہر خادم کی درخواست پر اس کے ساتھ فوٹو کھنچوایا اسی طرح حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے مستورات سے ملاقات فرمائی۔ جو تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی۔

فیکٹری کا معائنہ

پونے گیارہ بجے حضور الحاج محمد آرتھر صاحب کی فیکٹری کے معائنے کے لئے تشریف لے گئے فیکٹری شہر سے باہر ۵½ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس میں بوتلوں کو بند کرنے والی ٹوپی (Cap) Drops اور سیمنٹ بجری کے مختلف سائزوں کے پائپ اور ٹائلز بنانے کی جدید مشینیں نصب ہیں حضور نے مشینوں کے متعلق مختلف سوالات دریافت فرمائے۔ محترم الحاج محمد آرتھر صاحب نے ۴" قطر کے سائز کا پائپ بنا کر دکھایا جو چند لمحوں میں تیار ہو گیا۔ آرتھر صاحب کے بچوں کو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ سیدہ موصوفہ نے ننھے بچے کو گود میں لے کر پیار کیا۔ حضور نے ننھے کا نام دریافت کیا۔ عرض کی کہ نام احمد ہے۔ حضور نے اس سے بڑے بچے کو لے کر پیار کیا۔ گیارہ بجکر بارہ منٹ پر حضور نے دعا فرمائی۔ اور پھر فیکٹری سے باہر تشریف لا کر نقشے پر اس راستے کا تعین فرمایا جس پر سیر کے لئے حضور کو اس کے بعد تشریف لے جانا تھا۔ چنانچہ سالٹ پانڈ کو جانے والی سڑک پر حضور اموا بیڈو آٹا Amoa Buduatta تک تشریف لے گئے۔ راستے میں Awutu میں چند منٹ کے لئے رک کر مارکیٹ اور دوکانوں کی تصاویر لیتے رہے۔ امو ابیڈوآٹا Amoa Buduatta سے دائیں جانب کچے راستے پر چلنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور کی کار کے آگے صرف ایک کار تھی۔ باقی کاریں حضور کی کار کے پیچھے تھیں۔ کچھ دور جا کر حضور نے قافلے کو رکنے کا ارشاد فرمایا۔ چاروں طرف گھنا جنگل ہے۔ ایک درخت کے نیچے سائے میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اور خواتین نے کھڑے کھڑے توقف فرمایا۔ یہاں چارپائی کے برابر جگہ صاف تھی اور کوئی درخت یا جھاڑی ہوئی نہیں تھی ورنہ افریقہ میں تو ننگی زمین سوائے سڑک کے اور کہیں نظر نہیں آتی۔ یہاں حضور نے بہت سے فوٹو لئے۔ دوپہر کا کھانا جو سینڈوچ اور چاکلیٹ پر مشتمل تھا تناول فرمایا جس میں سب خدام بھی شامل ہوئے۔ سڑک تنگ ہونے کے باعث کاروں کے رخ کو موڑنا اچھا خاصا مرحلہ تھا حضور نے اس کی خود نگرانی فرمائی اور واپسی کا ارشاد فرمایا۔ حضور مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا دو بجکر پانچ منٹ پر واپس ایمبیسڈر ہوٹل پہنچ گئے۔

اکرا کی جماعت کو شرف ملاقات

۲۶ر اپریل ۱۹۷۰ء شام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ہوٹل میں پڑھائیں اور اکرا کی جماعت کو ۹ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک شرف ملاقات بخشا۔ نیز حضور نے خدام، مشنریوں اور مربی صاحبان کے ساتھ فوٹو کھنچوائی۔ اسی نماز کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ کی ممبر مستورات سے مصافحہ فرمایا

بجے ۲۶ شب کو حضور نے احباب کو یاد فرمایا اور دیر تک ارشادات سے نوازتے رہے۔ کل کورداگی تھی اور خاکسار رپورٹ مرتب کرنے میں مصروف تھا۔ اس لئے اس روحانی مائدہ سے محروم رہا۔ بارہ بجے شب کا عمل تھا کہ دروازہ پہ ہلکی سی دستک ہوئی تو دیکھا کہ حضور پُرنور ایدہ اللہ بنفسِ نفیس کھڑے ہیں۔ کسی خادم کو جگانے کی بجائے حضور رپورٹیں ملاحظہ فرما کر خود ہی واپس کرنے کے لئے اس عاجز کے کمرے میں تشریف لے آئے تھے۔ اس عاجز سے نہایت پیار سے فرمایا اب سو جائیں۔ صبح آئیوری کوسٹ کے لئے روانہ ہونا ہے اس لئے آرام کر لیں۔ اللہ اللہ! خلیفہ راشد کے دل میں اپنے خدام کے لئے کتنی بے پناہ محبت ہوتی ہے کہ مجھ جیسے نالائق پر بھی محبت اور شفقت کا بادل مسلسل برستا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و عافیت سے رکھے۔ آمین

سہ ماہی اوّل اور عہدیداران جماعت کا فرض

صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات کا دارومدار اس آمد پر ہے جو جماعتوں کی طرف سے مختلف چندہ جات کی صورت میں وصول ہوتی ہے۔ لیکن بعض جماعتیں اور عہدیداران بروقت رقوم مرکز میں نہیں بھجواتے اور اس طرح بعض جماعتیں سال کے آخر میں چندہ جات کی ادائیگی کرتی ہیں۔ حالانکہ اخراجات سال کے ابتداء میں ہی شروع ہو جاتے ہیں۔ پس نظارت جملہ مخلصین جماعت اور عہدیداران سے درخواست کرتی ہے کہ ہر ماہ چندہ بھجوا کر ممنون فرماویں تا صدر انجمن احمدیہ کو اخراجات کے لئے پریشانی نہ ہو۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اکرا سے آئیوری کوسٹ کے ہوائی مستقر آبی جان پہنچنے پر حضور کا والہانہ خیر مقدم

پریس کے انٹرویو۔ مسجد احمدیہ میں بصیرت افروز تقاریر اور احباب جماعت کو شرفِ ملاقات

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے کی جو رپورٹ موصول ہوئی ہے، وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے :-

آبی جان (آئیوری کوسٹ) ۲۹ اپریل ۱۹۷۰ء اکرہ ایمبسڈر Ambassador ہوٹل سے ۲۷ کو صبح ۳۰-۹ بجے (پاکستانی وقت ۳۰-۱۴) روانہ ہوئے۔ جماعت نے نہایت شاندار انتظام کیا ہوا تھا۔ ایئرپورٹ پر سامان تو لتے وقت پولیس آفیسرز ساتھ ساتھ رہے Passport وغیرہ کی چیکنگ بھی فوراً ہی ہو گئی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ و حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب V. I. P. Lounge میں تشریف لے آئے۔ وی آئی پی لاؤنج میں عہدیداران جماعت مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا کی قیادت میں حضور کی خدمت میں موجود تھے۔ مسٹر کوروبو ایڈوسائی Mr Krobo Adusei سابق وزیر زراعت، ٹرانسپورٹ، صنعت، امور داخلہ۔ ڈاکٹر آگاما Dr. Agama لیڈر آف اپوزیشن۔ مسٹر بی کے آدما Mr B. K. Adama وزیر برائے پارلیمانی امور (یہ ماشاء اللہ احمدی ہیں) مسٹر ایچ ایس مہاما Mr H. S. Mahama وزیر زراعت موجود تھے۔

عہدیداران کے علاوہ ایئرپورٹ مخلصین جماعت اور بہنوں سے بھری ہوئی تھی۔ اور احباب اپنے آقا کی ایک لمحے کے لئے زیارت کرنے کے منتظر تھے۔ دوست باری باری حضور کے ساتھ بیٹھ کر فوٹو کھنچواتے رہے۔ اس عرصہ میں مختلف وزراء سے محوِ گفتگو رہے۔ پونے گیارہ بجے حضور وی آئی پی لاؤنج سے جہاز WT001 میں داخل ہوئے۔ مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کی قیادت میں عہدیداران جماعت اور وزراء اور آفیسرز جہاز تک آئے جس وقت حضور سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے ایئرپورٹ کی فضا اللہ اکبر۔ اسلام۔ اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ نے ہاتھ ہلا ہلا کر احباب کے نعروں کا جواب دیا۔ جہاز گیارہ بجکر سات منٹ پر احباب کی دعاؤں کے ساتھ اور تکبیر کے نعروں کے درمیان روانہ ہوا۔

جہاز بارہ بجکر پانچ منٹ پر آبی جان آئیوری کوسٹ Ivory Coast کے ایئرپورٹ Robertsfield پر اترا۔ محترم قریشی محمد افضل صاحب دیگر اکابرینِ جماعت کے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر استقبال کے لئے اپنے آقا کے انتظار میں کھڑے تھے۔ ننھے احمدی بچے اور بچیاں پھولوں کے گلدستے جن کی لمبی لمبی ٹہنیاں بھی ساتھ تھیں اٹھائے ہوئے تھے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت میاں صاحب کی خدمت میں پیش کئے۔ اس کے بعد حضور V. I. P. Lounge میں تشریف لے گئے۔ جہاں ٹیلیویژن کیمرہ نصب کیا گیا تھا۔ پریس اور ٹیلیویژن کے نمائندے موجود تھے۔ ایک پاکستانی دوست بھی جو یہاں کے سٹیٹ بنک میں ایک معزز عہدے پر کام کر رہے ہیں مع اپنی بیگم صاحبہ کے آئے ہوئے تھے۔

پریس کے نمائندے نے حضور کا انٹرویو لیا۔ حضور نے فرمایا ہماری اصل غرض تو روحانی ہے اور خدائے واحد کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہے۔ ثانوی غرض اول یہ ہے کہ جماعت کے دوستوں سے ملاقات کریں نیز یہ معلوم کریں کہ اس ملک کی کیا خدمت کر سکتے ہیں اور آپ لوگوں سے بھی ملنے کا شوق تھا۔ اگر آپ لوگ اپنی روحانی اور اخلاقی اور جسمانی صلاحیتوں کا پورا اور صحیح استعمال کریں تو ممکن ہے کہ آپ ساری دنیا کے معلم بن جائیں۔ ایسے صحیح استعمال کی توفیق صرف دعا ہی سے ملتی ہے اس لئے اصل توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہیئے۔ فرمایا ہم دو روز یہاں قیام کریں گے۔ اس لئے یہ آپ کا کام ہے کہ آپ اپنے متعلق مجھے بہت سی معلومات بہم پہنچائیں۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا نائیجیریا اور گھانا دونوں ملکوں میں ہماری بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ گھانا میں ہمارے دو احمدی بھائی وزیر ہیں۔ اسی طرح لیگوس نائیجیریا میں دو احمدی جج ہیں۔

یہاں سے حضور ایئرپورٹ کے بڑے ہال میں تشریف لے گئے جہاں احباب اور بہنیں اور معززینِ شہر صف بستہ کھڑے تھے۔ بچیوں نے اَھْلاً وَّسَہْلاً وَّمَرْحَبًا یا امیر المومنین خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردوں سے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے مستورات سے مصافحہ فرمایا۔ مصافحے کے بعد حضور واپس V. I. P. لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں حضور نے کچھ دیر توقف فرمایا تاکہ اس اثناء میں پاسپورٹ اور سامان کے متعلق ضروری امور سرانجام پا جائیں۔ کچھ دیر کے بعد مکرم مولوی عبد الکریم صاحب نے رپورٹ کی کہ حضور سامان گاڑیوں میں رکھا جا چکا ہے۔ چنانچہ حضور سوا بجے بعد دوپہر ایئرپورٹ سے روانہ ہوئے اور پونے دو بجے Hotel Inter Continental میں نمبر ۱۱۰۵ ۱۱۰۷ کے Suite میں فروکش ہوئے۔ ہوٹل میں حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا حضرت میاں صاحب سلمہ اور افرادِ قافلہ کے علاوہ معززینِ شہر اور احباب جماعت تشریف لائے ان میں پریذیڈنٹ مسٹر محمد عبد اللہ صاحب کولی بالی Coulibaly۔ ابوبکر سیلا صاحب (Cilla) جو سلسلہ کے آنریری مبلغ ہیں۔ مسٹر سوکولے (Sokole) (انہوں نے اپنی کار پیش کی۔ مسٹر مماڈیفی کوناٹے اور دیگر احمدی بھائی اور بہنیں بھی حاضر تھیں۔ اس کے علاوہ الحاج طور سے چیف آف جولا (Djoula)۔ جماعت احمدیہ آبی جان کے سیکرٹری مسٹر عبد اللہ حیدر بھی حاضر تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب مسجد احمدیہ میں ادا فرمائی۔ نماز کے بعد حضور نے جو تقریر فرمائی اس کا ملخص درج ذیل ہے۔ تقریر کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں مکرم قریشی محمد افضل صاحب مشنری انچارج کرتے تھے اور فرانسیسی سے آگے مقامی زبان جولا میں ایک دوست محمد مصطفٰے صاحب ساتھ ساتھ کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا :-

"میں آپ لوگوں سے مل کر بہت خوش ہوا۔ قرآنِ کریم کتابِ مبین بھی ہے اور کتابِ مکنون بھی۔ کتابِ مکنون کے راز وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے پیشِ نظر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندوں پر کھولے جاتے ہیں۔ اور اس طرح کتابِ مکنون کے وہ حصے کتابِ مبین بن جاتے ہیں۔ قرآنِ کریم ہر زمانے کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اس زمانے کے مسائل کو حل کرنے کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ قرآنی معارف سکھائے گئے جن کی زمانے کو ضرورت تھی۔ اسلام پر موجودہ فلسفے اور سائنس کی طرف سے جتنے اعتراض بھی کئے گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سارے اعتراض شافی جواب دے کر دور فرما دئیے۔ حضور نے تمام معترضین کو چیلنج کیا۔ کسی ایک کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چیلنج کو قبول کرنے کی توفیق نہ ملی۔ اس دعوے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے باہر اندھیرا ہے۔ اس لئے ہمیں بہت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اس کے بعد حضور واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے

۲۸ تاریخ آج صبح گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قائمقام صدر آئیوری کوسٹ ہوفیو او فے بونی (Houphet Boigney) سے ملاقات تھی۔ لیکن صدر صاحب کو ایئرپورٹ پر ایک سربراہِ مملکت کے انتظار میں اس لئے رُک جانا پڑا کہ ان کا جہاز لیٹ ہو گیا تھا۔ ان کا معذرت کا فون آیا کہ آٹھ بجے سے اب تک (گیارہ بجے تک) انتظار کر رہا ہوں اور یہ نہیں کہہ سکتا کہ جہاز کب آئے۔ انہوں نے اپنے نائب سے کہا کہ حضور سے درخواست کریں کہ کسی اور جگہ ملاقات فرمائیں اور اگر حضور اپنے پروگرام میں سے وقت نکال سکیں تو کل کسی وقت ملاقات ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کل ہمارے اور مہمان ڈاکٹر بوسیا گھانا سے آ رہے ہیں آپ مصروف ہوں گے اور ہم کل جا رہے ہیں۔ اس لئے وقت نہیں ہو گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

نے اپنی طرف سے قائمقام صدر صاحب کے لئے پاکستانی دستکاری کے نمونے کے طور پر ایک لُفری رکابی اور Basket تحفۃً دی۔ اور فرمایا کہ یہ پاکستان اور آئیوری کوسٹ کے اچھے تعلقات کی علامت ہے

گورنمنٹ ہاؤس سے واپسی کے بعد بارہ سے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر تک حضور ایدہ اللہ اپنی قیامگاہ میں احباب سے ملاقات فرماتے رہے۔ ان ملاقاتوں میں جو محترم قریشی محمد افضل صاحب کی معیت میں ہوئیں اور جن میں جماعت کے مقامی عہدیدار اور مبلغین شامل تھے حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے کتنے دوست عربی جانتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے عبد الحمید صاحب اور محمد ادریس صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب میں سے عربی عبارت پڑھنے کے لئے دی اور دریافت فرمایا کہ کیا آپ اسے سمجھتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور کافی حد تک سمجھتے ہیں جضور نے فرمایا آپ کے چہرے سے معلوم ہوتا ہے جیسے کسی چیز سے مرعوب ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں روایتی طور پر بزرگوں کے احترام کا یہ طریق سکھایا جاتاہے۔ حضور نے فرمایا پھر درست ہے۔

حضور نے Upper Volta جو فرانس کی سابق نوآبادی ہے کے احمدیوں کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کتنے احمدی ہیں۔ عرض کیا گیا کہ پچاس کے قریب بالغ مرد احمدی ہیں۔ اگر عورتوں اور بچوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو ۱۵۰ سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔

حضور نے پوچھا آپ کو کس قسم کی امداد کی ضرورت ہے جواباً بتایا گیا کہ ہم لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ حضرت مہدیٔ معہود علیہ السلام کے خلیفۂ ثالث کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ ہم میں اس قدر توفیق نہ تھی کہ پاکستان جا کر زیارت کر سکتے۔ اسی کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے بے حد شکر گزار ہیں۔ ہم یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ ہمارا سکول جو ہم نے اپنی مسجد میں شروع کیا ہوا ہے جگہ کم ہونے کی وجہ سے ہم زیادہ طلبا داخل نہیں کر سکتے۔ اگر ہمیں کوئی مناسب بلڈنگ خرید دی جائے تو ہم سکول کو کامیابی سے چلا سکتے ہیں۔ حضور نے مکان کے خریدنے کا اندازۂ خرچ دریافت فرمایا تو بتایا کہ تین ہزار پونڈ میں موزوں مکان مل سکتا ہے۔ اس کے بعد حضور نے اساتذہ کے سلسلے میں بھی دریافت فرمایا کہ پاکستان سے بھجوائے جا سکیں گے۔

۲۸-۴-۷۰ شام

حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد احمدیہ میں ادا فرمائیں۔ شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ مکرم چوہدری سلیم ناصر صاحب۔ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب اور خاکسار راقم بھی ساتھ تھے۔ حضور نے تمام احباب سے مصافحہ فرمایا۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے خواتین سے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد لاؤڈ سپیکر پر بیٹھے ہوئے حضور نے جو ارشادات فرمائے ان کا ملخص ہدیۂ احباب ہے۔ مکرم قریشی صاحب پہلے فرانسیسی میں ترجمہ کرتے۔ فرانسیسی سے ایک دوست یہاں کی زبان میں یعنی مقامی بولی "جولا" میں ترجمہ کرتے۔ حضور نے فرمایا:-

"نائیجیریا گھانا سیرالیون میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بہت بڑھ گئی ہے گھانا میں ۱۹۶۰ء کی مردم شماری کے مطابق بالغ احمدی آبادی ایک لاکھ پینتیس ہزار تھی۔ سیرالیون میں بھی آبادی کی نسبت سے ماشاء اللہ جماعت کافی زیادہ ہے یہاں آئیوری کوسٹ میں مشرکین بہت زیادہ ہیں اسلام کے پہلے مخاطب مشرکین عرب ہی تھے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مشرکین کو پہلے پیغام پہنچانا چاہیئے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوت قدسیہ اور افاضۂ روحانی کے نتیجے میں سارے مشرکین عرب کو اسلام کی طرف کھینچ لیا۔ اور تھوڑے ہی عرصے میں عرب کے جزیرہ نما میں ایک عظیم انقلاب رونما ہو گیا۔ ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ابدی حیات دی گئی ہے۔ اپنی روحانی تاثیر کے لحاظ سے حضورؐ آج بھی اُسی طرح زندہ ہیں جس طرح چودہ سو سال پہلے زندہ تھے۔ اگر ہم آپؐ کے اُسوہ پر عمل کریں اور اسلام کی حسین تعلیم مشرکوں تک پہنچائیں اور دعا کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ جس طرح اسلام کی تعلیم نے مشرکین مکہ کے دل میں گھر کیا تھا یہاں کے مشرکین Pagans بھی مسلمان نہ ہو جائیں۔ ہماری نسل پر، خصوصاً ان احمدیوں پر جو یہاں رہتے ہیں یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ اسلام کا پیغام مشرکین اور بدمذہب لوگوں تک پہنچائیں

حضور نے فرمایا مرکز کی طرف سے قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ مع تفصیلی نوٹوں کے رلوہ سے تیار ہو کر جلد پہنچ جائے گا۔ اور جس طرح یہاں کی جماعت نے مشورہ دیا ہے چھوٹے چھوٹے رسالے بھی فرانسیسی میں تیار کر کے بھجوائے جائیں گے۔ جس وقت یہ لٹریچر یہاں پہنچ جائے اس کو آگے پہنچانا اس جماعت کا کام ہے۔ ہم پاکستان میں بیٹھ کر اتنی دور یہ کام نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور جلال اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور وقار کے قیام کے لئے آپؑ کو بھیجا گیا ہے آپؑ ضرور کامیاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی فرزند سے جو وعدہ کیا ہے اس کے پورا ہونے کے آثار ہمیں نظر آنے لگ گئے ہیں۔ اگلے بیس پچیس سال اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور کامیابی کے لئے بڑے اہم ہیں۔ مشرکوں، بدمذہبوں، مخالفوں نے حضور کی آواز کو جو ایک تنہا آواز تھی دبانے کے لئے ساری طاقت ایک جگہ جمع کر دی۔ ان کی ساری کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ اسلام کا حسین چہرہ ساری دنیا میں اب ہمیں نظر آ رہا ہے۔ ہر نیا دن جو احمدیت پر طلوع ہوتا ہے احمدیت کو پہلے دن کی نسبت زیادہ طاقتور پاتا ہے۔"

حضور نے فرمایا اشتراکیت کو وہ اسلام کو دنیا سے مٹا دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو (کشفی) نظارہ دکھایا کہ روس میں کثرت سے اسلام پھیل جائے گا۔ ساری دنیا میں جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تھے اور دہریہ بن گئے تھے اب احمدیت انہیں کھینچ کر واپس لا رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہے۔ آپ دعا اور تدبیر سے اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کی برکتوں کے وارث بنیں۔"

اس کے بعد اذان ہوئی اور اس جذبہ سے دی گئی اور اللہ تعالیٰ کا نام کچھ اس طرح بلند ہوا، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان اس قدر یقین اور ایمان سے ہوا کہ دلوں پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی۔

اس کے بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد حضور واپس ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

۲۹-۴-۷۰ صبح دس بجے

ہوٹل کے Pavilion میں جو تالابوں سے گھرا ہوا ہے بچوں کی دعوت کی جو ہمارے عربک سکول میں پڑھتے ہیں۔ بچوں کی تعداد ۴۸ تھی۔ ایک استانی صاحبہ بھی ساتھ تھیں احباب جماعت بھی تھے۔ بچوں بچیوں نے

اھلاً وسھلاً و مرحباً یا امیر المؤمنین

یک آواز خوش الحانی سے بار بار پڑھا پھر

طلع البدر علینا

والا قصیدہ خوش الحانی سے پڑھا۔ حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا بچوں سے مل کر بہت خوش تھے۔ بچوں نے سورۃ فاتحہ اور قرآن کریم کی آخری تین سورتیں خوش الحانی سے پڑھیں۔

حضور کی طرف سے بچوں کی بسکٹوں وغیرہ اور سیون اَپ اور دیگر اسی قسم کے مشروبات سے تواضع کی گئی۔ حضور نے بچوں کے ساتھ کئی فوٹو کھنچوائے

یاد رہے کہ مشن ہاؤس کے زیر اہتمام ایک عربک سکول۔ ایک فرنچ عربک سکول، ایک مشنری ٹریننگ سنٹر کھولے گئے ہیں۔ جن کا تقریباً سارا خرچ یہیں کا مشن برداشت کرتا ہے اس کے علاوہ دو لوکل مبلغ ہیں جن کو یہیں کا مشن ماہوار پانچ ہزار فرانک فی کس تنخواہ دیتا ہے

جس وقت حضور بچوں کو رخصت فرمانے لگے تو پھر سب نے مل کر فرانسیسی زبان میں اللہ تعالیٰ کی حمد خوش الحانی سے پڑھی۔ حضور نے فرمایا ریکارڈ کر لی جائے۔

ہوٹل کے ایک تالاب میں ٹیبل ٹینس کی میزیں رکھی ہوئی تھیں۔ حضور نے مکرم قریشی صاحب سے فرمایا بچوں کے کھیلنے کے لئے سکول میں ایک ٹیبل ٹینس کی میز رکھیں۔ حضور نے اندازہ خرچ بھی دریافت فرمایا۔

۲۹-۴ جہاز کی روانگی کا وقت ایک بجکر تیس منٹ تھا۔ ساڑھے بارہ بجے رپورٹنگ ٹائم تھا۔ حضور بارہ بجے ہوٹل سے ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے ایئرپورٹ پر حسب سابق احباب اور بہنیں حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیسرے نائب اور جانشین اور خلیفۂ وقت کو الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ مکرم قریشی صاحب امیر جماعت و مشنری انچارج۔ مسٹر عبد اللہ کولابالی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی معیت میں مصافحہ سے مشرف ہوئے۔ ڈیڑھ بجے جہاز لائبیریا کی رابرٹس فیلڈ ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ اخویم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی طبیعت ہوا میں رطوبت کی زیادتی اور گرمی کے باعث کچھ خراب ہے۔ کھانسی کی تکلیف ہے۔

احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور دوسرے افراد قافلہ برادرم مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ برادرم سلیم ناصر صاحب۔ برادرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب۔ برادرم مولوی عبد الکریم صاحب اور خاکسار کی طرف سے بھی سلام قبول ہو۔

سیرالیون کے ہوائی مستقر پر حضور کا والہانہ خیر مقدم

قائمقام گورنر جنرل اور وزیرِ اعظم سے ملاقات ٹیلیویژن اور ریڈیو پر آنکھوں دیکھا حال

پریس کانفرنس۔ احباب جماعت سے ملاقاتیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب اپنی رپورٹ مرسلہ از فری ٹاؤن (سیرالیون) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوئی ہے رقمطراز ہیں:-

فری ٹاؤن (سیرالیون) ۵ رمئی ۱۹۷۰ء

اس سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی فری ٹاؤن میں تشریف آوری کا ذکر کر چکا ہوں جس وقت حضور کا جہاز لنگی Lungi ایرپورٹ پر پہنچا احباب جماعت اور بہنیں ایرپورٹ کی چھت پر بے تابانہ ہاتھ (رومال) کپڑے ہلا ہلا کر استقبال کرتے ہوئے نظر آئے۔ لنگی کا ہوائی اڈہ لنگی کے جزیرہ نما پر واقع ہے اور ایرپورٹ سمندر کے راستے فری ٹاؤن سے سولہ میل کے فاصلے پر ہے حضور کا قافلہ روانہ ہوا تو سمندر عبور کرنے کے لئے ساری کاریں فیری (Ferry) (کشتی) پر لے جائی گئیں۔ مین لینڈ (خشکی) پر سمندر کے پار جماعتوں کا اکثر حصہ اپنے پیارے آقا کے انتظار میں ہمہ تن اشتیاق مختلف جماعتوں کی اپنی اپنی وردیوں میں ملبوس کھڑا تھا۔ حضور کی کار، تکبیر، اسلام، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کی گونج میں آگے بڑھ رہی تھی۔ کاروں کے قافلے کے ساتھ ساتھ احباب اور بہنیں بے خود ہو کر دوڑ رہے تھے اور اللہ اکبر اللہ اکبر پکارتے جاتے تھے۔ جگہ جگہ عربی زبان میں منظوم دعائیہ اور استقبالیہ ترانے گائے جا رہے تھے وقفہ وقفہ پر پولیس کے سپاہی سارے راستے میں کھڑے تھے، جو حضور کی کار کے گزرتے وقت مؤدب سیدھے کھڑے ہو جاتے اور سلام کرتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تمام احباب اور بہنوں کو کار میں سے ہاتھ اٹھا اٹھا کر سلام کا جواب دیتے۔ قافلے کے آگے آگے لاؤڈ سپیکر پر اعلان ہو رہا تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ تشریف لا رہے ہیں۔

احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے علاوہ اور بہت سے احمدیہ سکولوں کے طلباء ہاتھوں میں جھنڈیاں تھامے اپنی اپنی وردیوں میں ملبوس تکبیر کے نعرے لگاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کی زیارت سے فیضیاب ہوتے تھے اور خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے

اَھلاً وسھلاً و مرحبا ً
بارک خیفتنا خلیفۃ المسیح
یا رب مولیٰ خلق الوریٰ بارک
امیرنا المومنین

حضور تین بجکر ۴۸ منٹ بعد از دوپہر سٹیٹ گیسٹ ہاؤس (جو پہلے وزیر اعظم کی قیامگاہ تھی۔ اور جسے اب لاج Lodge کہتے ہیں) پہنچے۔ یہ وہ قیام گاہ ہے جہاں سربراہانِ مملکت یا عظیم سٹیٹ گیسٹ ہی ٹھہر سکتے ہیں۔

لنگی ایرپورٹ پر جہاز کے اترنے سے لے کر Lodge تک پہنچنے میں تقریباً دو گھنٹے صرف ہوئے۔ ریڈیو سیرالیون نے اس سارے سفر کا آنکھوں دیکھا حال نشر کیا جسے لاکھوں لوگوں نے ریڈیو پر سنا۔ حضور کی آمد کے نظارے ٹیلی ویژن پر بھی دکھائے گئے

حضور جس وقت قیامگاہ پر پہنچے تو فرمایا کہ سفر میں پہلی بار شدید سردرد شروع ہوا ہے۔ حضور آرام کے لئے اپنے کمرے میں جو دوسری منزل پر ہے تشریف لے گئے۔ لیکن کچھ احباب فرطِ شوق میں کشاں کشاں لاج میں پہنچ گئے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ حضور اوپر سے ہی کھڑے کھڑے ایک لمحے کے لئے انہیں اپنی زیارت سے شاد کام فرمائیں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے احباب کی اس خواہش کا ذکر حضور کی خدمت میں کیا تو باوجود سردرد کی شدید تکلیف کے حضور نے فرمایا کہ میں نیچے چلتا ہوں اور احباب سے مصافحہ بھی کروں گا۔ حضور نے شدید دھوپ اور گرمی میں احباب سے جو تعداد میں ڈیڑھ سو سے زاید تھے فرداً فرداً مصافحہ کیا۔ ہر ایک کا نام دریافت فرماتے رہے۔ بعض کے ناموں کا مفہوم بھی پوچھا۔ ایک دوست نے بتایا کہ اس کے نام کے معنی ہیں "یہ جنگ اور وہ جنگ"۔ حضور نے فرمایا اب آپ احمدی ہیں اس لئے آپ کے نام کا مفہوم ہے "نہ یہ جنگ اور نہ وہ جنگ" یعنی عبد السلام۔

پریس کانفرنس

ساڑھے پانچ بجے شام لاج کی زیریں منزل پر پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں پریس ریڈیو۔ ٹیلیویژن اور نیوز ایجنسیوں کے نمائندے شامل ہوئے۔ حضور نے کانفرنس کے آغاز میں فرمایا کہ میں سیرالیون آنے سے پہلے نائیجیریا گھانا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا اور گیمبیا کا دورہ کر چکا ہوں۔ مجھے اہلِ افریقہ بہت پسند آئے ہیں۔ ان کے چہروں پر مسکراہٹ ہے۔ اور دلوں میں سادگی اور محبت ہے۔ میں نے اس دورے کو نہایت خوش کن اور آرام دہ پایا ہے

اس سوال کے جواب میں کہ حضور کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟ حضور نے مسکرا کر فرمایا "آپ لوگوں سے ملاقات" نیز مختلف ممالک کے سربراہوں سے مشورہ کہ جماعت احمدیہ ان ممالک کے باشندوں کی کس رنگ میں بہتر خدمت کر سکتی ہے؟

فرمایا ہماری مختلف جماعتیں مغربی افریقہ کے ممالک میں پچاس سال سے بے لوث خدمت میں مصروف ہیں۔ اور جماعت نے یہاں کی آمد یہیں خرچ کی ہے۔ ایک پائی تک باہر نہیں لے جائی گئی۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہماری جماعت نے یورپین ممالک میں بھی کافی ترقی کی ہے۔ ہمارے مشن اور مساجد سوئٹزرلینڈ جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، ہالینڈ سپین، یوگوسلاویہ، اور انگلستان میں قائم ہیں۔ صرف انگلستان میں پندرہ ہزار احمدی رہتے ہیں۔ انہی دنوں یوگوسلاویہ کے باشندے سویڈن میں رہنے والے پچیس خاندان اکٹھے احمدی ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ ہر انسان خصوصاً نوجوان طبقے کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کی جسمانی ذہنی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی صحیح معنوں میں نشوونما ہو۔ یہ ان کا بنیادی حق ہے۔ اور رنگ ونسل کا اس میں کوئی امتیاز نہیں حضور نے اس امر پر تشویش کا اظہار فرمایا کہ آجکل یورپ کا نوجوان اخلاقی اور روحانی قدروں سے بے نیاز ہو رہا ہے۔ اب یہ کام ہمارا ہے کہ ہم محبت اور ہمدردی کے ساتھ دلوں میں روحانی قدروں کو دوبارہ قائم کر دیں

ایک سوال یہ کیا گیا کہ یہاں نماز ادا کرنے کا جو معروف طریق ہے یعنی ہم ہاتھ کھلے چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں تو احمدی مسلمان ہاتھ سینے پر باندھ کر نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ حضور نے فرمایا یہ فقہی اختلاف ہے ان ممالک میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ پر تعامل ہے۔ ہمارے ہاں حضرت امام ابو حنیفہ کی فقہ پر عمل ہوتا ہے۔ چاروں ائمہ فقہ کا باہم اختلاف ہے لیکن اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ فقہ میں اختلاف جائز ہے۔ بہرحال یہ اختلاف فروعی ہے بنیادی نہیں۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں پہلے دوسروں سے مشورہ کرتا ہوں خود سوچتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے حضور انشراح صدر اور رہنمائی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ تب کسی نتیجے پر پہنچتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ سیرالیون میں جماعت کے آئندہ پروگراموں کے بارے میں آپ لوگوں کے مشورہ کی ضرورت ہے۔ آپ ہمیں مشورہ دیں کہ ہم کس طرح سیرالیون کی بہتر رنگ میں خدمت کر سکتے ہیں۔ پھر مناسب غور اور دعا کے بعد کسی نتیجے پر پہنچ سکوں گا۔

فرمایا صرف گھانا میں ۱۹۶۰ء کی مردم شماری کے مطابق ایک لاکھ پینتیس ہزار پانچ احمدی تھے۔ اگر بچوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو یہ تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔ اس پر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے عرض کی کہ یہ دس سال پہلے کے اعداد و شمار ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اس عرصے میں جماعت کی تعداد بہت بڑھ چکی ہے فرمایا ابھی بعض علاقے ایسے ہیں جہاں جماعت تعداد کے لحاظ سے تو زیادہ نہیں لیکن دل اب قبولِ حق کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ اس وقت تک جماعت احمدیہ قرآنِ کریم کے تراجم جن زبانوں میں کر چکی ہے ان میں انگریزی۔ جرمن۔ ڈینش Danish۔ ڈچ۔ سواحیلی۔ انڈونیشین روسی۔ اٹالین اور ایسپرانٹو زبانیں شامل ہیں فرانسیسی زبان میں ترجمہ عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔ پانچ سال کے اندر اندر سیرالیون کی مقامی زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم آپ تک پہنچ جائیں گے۔

فرمایا ہم تو رضاکارانہ اور بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ احمدی نوجوان اپنے دنیوی کاروبار چھوڑ کر خدمت کے جذبے سے سرشار ہو

معمولی تنخواہوں پر مختلف ممالک میں خدمتِ خلق میں مصروف ہیں۔ قربانی کا یہ جذبہ محض اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری کامیابی کا راز ہے۔ یہ کانفرنس ساتھ ساتھ ریڈیو پر نشر ہوتی رہی۔

پریس کانفرنس کے بعد ریڈیو سیرالیون کے نمایندہ خصوصی نے درخواست کی کہ مجھے خاص انٹرویو کے لئے الگ موقع بخشا جائے چنانچہ اس نے حضور کی اجازت سے بہت سے سوالات کئے جن کے حضور نے مختصر اور برجستہ جوابات دئے۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت تقریباً دنیا کے ہر ملک میں قائم ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ ہماری جماعت پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا جتنے لوگ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی میں ان پر ایمان لائے ان سے ہزاروں گنا زیادہ احمدی صرف آپ کے ملک سیرالیون میں ہی موجود ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ مذہب کا مستقبل کیا ہے۔؟ فرمایا کہ مذہب کا مستقبل بہت ہی شاندار ہے۔ فرمایا محبت ہمیشہ نفرت پر غالب آیا کرتی ہے۔ مذہب محبت سکھاتا ہے اور محبت پر قائم ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہماری محبت ساری دنیا کی نفرت پر غالب آ کر رہے گی۔ اور بالآخر تمام معمورۂ زمین پر اسلام ہی کا بول بالا ہوگا۔

انٹرویو ختم ہوا تو حضور رہائش گاہ کے صدر دروازے پر تشریف لے گئے جہاں بینٹس کے قریب احمدی بچے خوبصورت وردیاں پہنے اپنے پیارے آقا کو ہدیہ سلام و عقیدت پیش کرنے کے لئے منتظر تھے انہوں نے کورس (Chorus) کے رنگ میں بیک زبان عربی زبان میں استقبالیہ ترانے نہایت خوش الحانی اور محبت اور سوز میں ڈوبی ہوئی آواز میں پڑھ کر سنائے۔ ان میں سے کچھ یہ تھے۔

طلع البدر علینا من جہت دلوکہ
فاوجبا علینا شکراً بنورہ
یا رب مولے خلق الوریٰ
بارک امیرنا المومنین
بارک امیرنا خلیفۃ المسیح

اس پر حضور نے فرمایا مجھے تو گھانا میں یہ الفاظ بہت پسند آئے جو بچوں نے پڑھ کر سنائے تھے۔

یا ابناء آدم المال مالی و
الجنۃ جنتی اشتروا جنتی
ربانی

اس کے بعد حضور نے بچوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور ان ننھی روحوں کو اپنی بے پایاں محبت اور شفقت کے خزانوں سے مالا مال کر کے تھوڑی دیر آرام کے لئے اپنے کمرے میں تشریف لے گئے۔

شام کو حضور رات گئے تک مجلسِ عرفان میں تشریف فرما رہے۔ مخلصین جماعت پروانوں کی طرح حضور کے گرد جمع تھے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنے روحانی فرزندوں سے مل کر بے حد خوش تھے۔

حضور نے اس سفر کے حالات پر تبصرہ فرمایا۔ اور مختلف ممالک کا جن کا حضور نے سفر فرمایا ہے ذکر کرتے ہوئے وہاں کے مخلصین کی قربانیوں اور ان کے اخلاص پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے انہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بہت نظارے دیکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

فری ٹاؤن۔ سیرالیون۔ ۲۶ مئی ۱۹۷۰ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فری ٹاؤن میں ورودِ مسعود کا ذکر کر چکا ہوں۔ صبح دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، ہز ایکسی لنسی مسٹر بنجا تیجان سی Mr. H. E. Banja Tejan Sie ایکٹنگ گورنر جنرل سیرالیون سے ملاقات تھی حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ، مکرم و محترم مولوی محمد صدیق صاحب، پیراماؤنٹ چیف مسٹر گمانگا، مکرم محمد نذیر احمد صاحب، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور عاجز راقم حضور پرنور کے ہمراہ تھے۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب بھی ساتھ تھے۔ ہز ایکسی لنسی قائمقام گورنر جنرل صاحب سے ملاقات سٹیٹ ہاؤس میں ہوئی۔ حضور کی کار پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔ راستے میں پولیس کے سپاہی اور افسر جہاں جہاں بھی ملے سب نے Attention ہو کر سلیوٹ کیا۔ عزت مآب گورنر جنرل صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بڑھ کر خیر مقدم کیا اور کہا کہ حضور کی سیرالیون میں تشریف آوری اہلِ سیرالیون کے لئے ایک نیک فال ہے۔ اور ان کے لئے نہایت خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

"It is a blessing your comming here"

آپ کی سیرالیون میں تشریف آوری رحمت کا نشان ہے۔

پھر پوچھا کہ کیا حضور کا یہ سفر پر لطف رہا؟ حضور نے فرمایا سفر بہت دلچسپ رہا اور میں نے اس سے بہت لطف اٹھایا ہے ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا یہ میرا پہلا وزٹ Visit ہے۔ یہاں آ کر معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے لوگ کس قدر دوست مزاج Friendly ہیں۔ پہلے بھی سنا تھا کہ بہت اچھے ہیں۔ لیکن دیکھنے اور سننے میں بہت فرق ہوتا ہے۔

عزت مآب ایکٹنگ گورنر جنرل صاحب نے بتایا کہ ہز ایکسی لنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ عالمی عدالت انصاف کا ارشاد مجھے ملا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپ سیرالیون تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کے آرام کا پورا خیال رکھوں۔ پیراماؤنٹ چیف گمانگا جو ایک مخلص اور فدائی احمدی ہیں، کی ایکٹنگ گورنر جنرل صاحب نے بہت تعریف کی اور کہا کہ سیرالیون میں جماعت احمدیہ بہت قابل تعریف کام کر رہی ہے۔ آپ کے سکولوں میں جو آپ نے یہاں جاری فرمائے ہوئے ہیں، بہت قابلِ تعریف کام ہو رہا ہے۔

حضور نے فرمایا حکومت قوم کے لئے بمنزلہ باپ کے ہوتی ہے اس کا فرض ہے کہ بچوں کے مفاد کا خیال رکھے۔ نئی نسل کا حق ہے کہ اسے اچھی تعلیم دی جائے اور اس کی ذہنی صلاحیتیں اجاگر کی جائیں۔ فرمایا یہاں بہت سے نوجوان خدمت میں مصروف ہیں ان میں سے بہت سے ہمارے شاگرد ہیں جب ہم پرنسپل ہوا کرتے تھے۔

عزت مآب ایکٹنگ گورنر جنرل صاحب نے پوچھا کہ اب تو آپ پر کام کا بہت بوجھ ہوگا؟ فرمایا دیگر مصروفیات کے علاوہ صرف خطوط کی اوسط جن کو میں پڑھتا ہوں تین سو سے ایک ہزار تک روزانہ کی ہے۔ بعض دفعہ ساری ساری رات احباب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ پہلے آٹھ گھنٹے روزانہ سوتا تھا اب صرف اڑھائی گھنٹے نیند کی اوسط ہے۔ اللہ تعالیٰ طاقت دے دیتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ بحیثیت جماعت ہم کسی سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کا اسلامک سوشلزم کے متعلق کیا خیال ہے۔؟ حضور نے اسلام کے سوشل اور اقتصادی نظام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ سماجی لحاظ سے اسلام سب انسانوں کو انسان سمجھتا ہے۔ اور انہیں انسان ہونے کے لحاظ سے یکساں فضیلت اور برتری کے مقام پر فائز کرتا ہے۔ بلا امتیاز رنگ، نسل، عزت و امارت، مذہب و ملت سب کی عزتِ نفس کی حفاظت کرتا ہے۔

اقتصادی نظام اسلام کا کمیونسٹ نظام سے مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کمیونزم تو صرف ہر شخص کو اس کی ضروریات مہیا کرنے کا وعدہ کرتا ہے لیکن ضروریات کی تعریف نہیں کرتا اسلام کہتا ہے کہ ہر شخص کو اس کی تمام جسمانی ذہنی اور اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی پوری پوری نشو و نما کا پورا حق حاصل ہے۔ یہ اس پر احسان نہیں بلکہ اس کا حق ہے۔ اور اسلام یہ حکومت پر پابندی لگاتا ہے کہ وہ اس حق کی حفاظت کرے۔ اور ایسے ذرائع مہیا کرے جن سے ہر فرد کی تمام صلاحیتوں کی پوری نشو و نما ہو۔ اس پر گورنر جنرل صاحب نے بے اختیار ہو کر کہا۔ میں نے پہلے اس انداز سے نہ کبھی خود سوچا نہ کسی اور نے اس انداز سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ اب آپ نے فرمایا تو یقین آ گیا۔ اور کہا:—

"It is a nice expose of the Islamic stand-point."

یعنی یہ اسلامی نقطۂ نگاہ کی بہت اچھی تشریح ہے۔

پھر سیرالیون میں طبی مراکز قائم کرنے کے متعلق گفتگو ہوئی۔ حضور نے فرمایا یہ کام قربانی اور ایثار کے بغیر انجام پذیر نہیں ہو سکتا میں اگر پانچ ہزار روپے تنخواہ لینے والے سے کہوں کہ وہ اتنی تنخواہ چھوڑ کر پانچ سو روپے ماہوار پر خدمتِ خلق کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشراحِ صدر کے ساتھ میری آواز پر لبیک کہے گا۔ یہ ملاقات پچیس منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد وزیر اعظم ڈاکٹر سیاکا پی سٹیونز Dr Siaka P. Stevens سے ملاقات تھی۔ صدرِ مملکت ہز ایکسی لنسی بن جاتی جان سی نے خود وزیر اعظم کو فون کیا کہ حضور اب ان سے ملاقات کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔

رخصت ہوتے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی گھریلو صنعت کا ایک خوبصورت نمونہ بطور تحفہ دیا۔ جس کی صدرِ مملکت نے بہت تعریف فرمائی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ کی طرف سے قرآن مجید انگریزی مع تفسیری نوٹس تحفۃً دیا گیا۔ جسے صدرِ مملکت نے کھڑے ہو کر ادب سے قبول فرمایا اور تہِ دل سے شکریہ ادا کیا۔

وزیر اعظم سے ملاقات

اس کے بعد حضور کی وزیر اعظم سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی اس امر کا اعتراف کیا کہ تحریکِ احمدیت سیرالیون کے لئے بہت قابلِ تعریف کام کر رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم تو بحیثیت مسلمان کے یہ خدمت خالصۃً خدمتِ خلق کے جذبے سے کر رہے ہیں ہم اپنے آپ کو شکریے کا ہرگز حقدار نہیں سمجھتے اور نہ ہی ہم کوئی دنیوی معاوضہ مانگتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو احمدی ڈاکٹر یہاں دیہات میں جا کر ہر طرح خدمت کے لئے تیار ہیں۔

وزیرِ اعظم نے کہا کہ اگر ایسا کر سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے گیمبیا کے صدرِ مملکت اور وزیرِ اعظم سر جواراسے بھی کہا تھا اور آپ سے بھی کہتا ہوں کہ آپ ہمارے پاس گیسٹ سکالرز یعنی مہمان طالب علم بھجوائیں۔ ان کا پاکستان میں خرچ ہم برداشت کریں گے۔ حضور نے فرمایا اب وقت آگیا ہے کہ بنی نوعِ انسان ایک خاندان کی طرح رہنا سیکھیں۔ وزیرِ اعظم صاحب نے حضور کے ان ارشادات پر ممنونیت کا اظہار کیا۔ رخصت ہوتے وقت ان کو بھی پاکستانی دستکاری کا ایک خوبصورت نمونہ "تحفةً" پیش کیا۔ جسے وزیرِ اعظم صاحب نے بیحد پسند کیا اور تعریف کی۔ دونوں ملاقاتوں پر پریس کے نمائندے موجود رہے۔ اس موقع پر سرکاری اور پریس فوٹو گرافرز اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب نے فوٹو لئے۔ وزیرِ اعظم صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو بھی ہوا۔

عربی نظم اور حضرت مسیح موعودؑ کا نعتیہ قصیدہ

پونے بارہ بجے حضور واپس قیامگاہ پر پہنچے نیچے ڈرائنگ روم میں سید حسن محمد ابراہیم صاحب لبنانی نے عرض کی کہ حضور کی تشریف آوری کی تقریب پر ایک عربی نظم لکھی ہے۔ سنانے کی اجازت دی جائے حضور ڈرائنگ روم میں ہی بیٹھ گئے اور احباب بھی حاضر تھے حسن صاحب نے سوز و درد اور محبت و عشق سے لبریز عربی قصیدہ پڑھا اور اسے اس دلگداز انداز میں سنایا کہ سننے والوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی حسن صاحب کے کلام کے بعد حضور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی کلام خود پڑھ کر سنایا اور پھر مکرم مولوی عزیز الرحمٰن خالد صاحب سے ارشاد فرمایا کہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جائے۔ حضور نے خود اپنے دستِ مبارک سے بعض اشعار پر نشان لگائے۔ مکرم مولوی صاحب نے قصیدہ نعتیہ پڑھ کر سنایا۔ ممدوح سیّد ولد آدم محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ مدح کہنے والے آپؐ کے بروز کامل مہدی علیہ السلام ہوں اور سننے والا آپؑ کا جانشین ہو تو سماں کیوں نہ بندھتا۔ در و دیوار کملی والے کی توصیف سے جھوم اٹھے

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّد

وعلیٰ آلہٖ و سلّم انّک

حمید مجید

دوپہر کے کھانے کے بعد دو بجے حضور مشن ہاؤس میں نمازِ ظہر و عصر ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس نہایت صاف ستھرے علاقے میں جہاں شرفاء بستے ہیں بنایا گیا ہے۔ اونچی کرسی پر خوبصورت عمارت ہے۔ سامنے وسیع میدان ہے۔ چار دیواری بھی ہے۔ حضور نے فرمایا یہاں پھول لگائیں۔

مشن ہاؤس سے ادائیگی نماز کے بعد حضور تین بجے شام لاج میں تشریف لے آئے

دعوتِ استقبالیہ میں شرکت

شام کے ½ ۵ بجے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دعوتِ استقبالیہ میں شرکت فرمائی۔ حضرت صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب محترم مولانا محمد صدیق صاحب امیر مقامی سیرالیون کے مبلغینِ کرام۔ احمدیہ کالجوں کے پرنسپل محمد نذیر احمد صاحب۔ چوہدری انور حسن صاحب مبارک نذیر صاحب۔ بشیر اختر صاحب۔ مسلم کانگرس کے پرنسپل مظفر اختر صاحب۔ مقامی جماعت کے عہدیداران، الحاج بونگے صاحب جنرل سیکرٹری جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون اور افرادِ قافلہ حضور کے ہمراہ تھے۔ بجز از جماعت دوست جو شامل ہوئے ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں :۔

آنریبل سی پی فورے Foray وزیرِ خارجہ سیرالیون۔ آنریبل ایس آئی کروما Karoma وزیرِ زراعت و قدرتی وسائل آنریبل پیراماؤنٹ چیف این کے گو منگا ممبر پارلیمنٹ۔ آنریبل پیراماؤنٹ چیف بائی فرماتاس Bai Faramatas۔ آنریبل پیراماؤنٹ چیف بائی کمپا دوم۔ Compa۔ ڈاکٹر ابن سنگیہ پروفیسر فورابے یونیورسٹی۔ ریورنڈ گلاسویل پروفیسر فورابے یونیورسٹی۔ ریورنڈ جسپر پروفیسر فورابے کالج۔ مسٹر ڈی سی ڈے Deigh پرنسپل ایجوکیشن آفیسر سیرالیون۔ امام میڈنگو Medingo امام ٹمنی Temni امام سوسو Susu امام لمبا Limba امام لوکو Loko امام فوراہ بے Forahbay امام Foullah

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل سفراء اور غیر ملکی وزیر موجود تھے :۔

ہز ایکسی لینسی سفیر فرانس۔ ہز ایکسی لینسی وزیر لبنان۔ عزت مآب ہائی کمشنر آف نائیجیریا عزت مآب ہائی کمشنر آف گیمبیا۔ عزت مآب ہائی کمشنر سیرالیون برائے گیمبیا۔

پہلے فرداً فرداً سب کا حضور سے تعارف کروایا گیا۔ حضور سب سے حسبِ حال سوال کرتے اور گفتگو فرماتے رہے حضور نے فرمایا اسلام محبت اور صلح کا مذہب ہے۔ افریقہ کے باشندے جو کسی نہ کسی رنگ میں ظلم و ستم کا شکار رہے ہیں محبت اور ہمدردی اور خدمت کے زیادہ سے زیادہ مستحق ہیں اور یہ محبت اور ہمدردی انہیں صرف اسلام کے ذریعے مل سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا اب وقت آگیا ہے کہ ان کے کھوئے ہوئے حقوق اور ماضی کے ظلم و تشدد کی تلافی ہو۔ ریورنڈ پروفیسر گلاسویل اور ریورنڈ پروفیسر گبسن Gibson جو فورابے یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں خاص طور پر حضور کے ارشادات نہایت انہماک سے سنتے رہے۔ اور بہت متاثر ہوئے اور عرض کی کہ حضور یونیورسٹی کے سٹاف اور سکالرز کو خطاب فرمائیں۔ تین دن تک بعد میں وہ بیحد اصرار اور کوشش سے محترم مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کو آمادہ کرتے رہے کہ کسی نہ کسی طرح یونیورسٹی کے لئے کوئی وقت نکالا جائے۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پروگرام پہلے ہی اتنا مصروف اور بھاری تھا کہ ان کے لئے وقت نکالنا ممکن نہ تھا۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ سیرالیون میں اپنے خدمت کے دائرے کو وسیع تر کردے گی۔

تقریباً دو گھنٹے تک یہ محفل علم و عرفان جاری رہی اور سیرالیون کے اہلِ علم، اہلِ اقتدار، اہلِ ثروت غرضیکہ ہر طبقے کے لوگوں کو حضور کی نورانی شخصیت اور روح پرور گفتگو سے شرف بہرہ ور ہونے کا موقع ملا۔

مجلسِ عرفان

۷۰-۵-۶ حضور نے استقبالیہ سے واپس آکر مغرب، وعشا کی نمازیں لاج کے خوبصورت گھاس کے میدان میں جمع کر کے پڑھائیں۔ کھانے کے بعد رات گئے تک اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما رہے حضور نے گھانا کے احمدیوں کے ایمان افروز واقعات سنائے اور بتایا کہ گھانا کی جماعتیں احمدیت سے کس قدر والہانہ محبت رکھتی ہیں اسی طرح نائیجیریا کے ایک عاشقِ زار کا ایمان افروز اور دلوں کو گرما دینے والا واقعہ بیان فرمایا کہ اس نے نائیجیریا کے حجاج کو کس طرح فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری پہنچائی۔ اور جب ایک پاکستانی دوست نے ان سے ملاقات کے لئے وقت مانگا تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس ملاقاتوں کے لئے وقت نہیں ہے۔ میں نے یہ خوشخبری ابھی بہت سے اہل نائیجیریا تک پہنچانی ہے حضور نے فرمایا یہ لوگ اسلام اور احمدیت کے عاشق اور شیدائی ہیں اور ان ممالک میں خصوصاً اس دورے کے بعد ایسی فضا پیدا ہو چکی ہے اور ذہنوں اور روحوں میں ایک ایسی بیداری اور تجسس پیدا ہوا ہے کہ اس کی اہمیت اور نزاکت کا احساس کرتے ہوئے پوری قوت کے ساتھ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر ان ممالک میں ایک ہلچل مچ چکی ہے۔ اور ایک زلزلہ سا آچکا ہے اور ذہن قبولِ حق کے لئے حیرت انگیز طور پر تیار ہو چکے ہیں۔ اب اس تبدیلی سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے۔

وباللہ التوفیق)

حضور کی صحت

حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب روزانہ حضور کا بلڈ پریشر دیکھتے ہیں حضور انور کا بلڈ پریشر اللہ تعالےٰ کے فضل سے بالکل نارمل اور تسلی بخش ہے۔ عام صحت بھی اچھی ہے۔ فرمایا جب پاکستان میں تھا تو بہت ضعف تھا۔ یہاں آکر اللہ تعالےٰ کے فضل سے صحت ٹھیک رہی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ حضور انور کا حافظ و ناصر ہو اور حضور کا بابرکت سایہ ہمارے لئے اور ساری دکھی دنیا کے لئے لمبا کرے۔ اور حضور کے ارادوں میں برکت ڈالے۔ اور حضور کی ساعی کو مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ اور حضور کے ہاتھ پر وہ وعدے پورے کرے جو ہمارے صادق الوعد خدا نے سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام سے فرمائے تھے۔ آمین

حضرت صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اور دیگر افرادِ قافلہ خیریت سے ہیں اور سلام اور درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیرِ اہتمام
حُسنِ قرأت قرآن مجید کا مقابلہ

مورخہ ۱۴ ہجرت (مئی) بروز اتوار درس القرآن کی مجلس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام مسجد احمدیہ میں حسنِ قرأت کا مقابلہ ہوا جس میں آٹھ خدام اور دو اطفال نے شرکت کی صدارت کے فرائض مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سرانجام دیئے۔ تین جج تھے۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ مکرم الحاج منشی شمس الدین [illegible] اور مکرم سید محمد نور عالم صاحب ایم اے [illegible] امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ ہر سہ جج صاحبان کے فیصلے کے مطابق مولوی محمد حسین صاحب [illegible] مکرم منیر احمد صاحب ثانی اور مکرم نصیر احمد صاحب [illegible] دوم اور خاکسار مشرف علی سوم [illegible] صاحب نے کتب سلسلہ بطور انعامات تقسیم کیں۔ [illegible] اجلاس برخاست ہوا۔ خاکسار مشرف علی ایم [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح کے دورۂ غانا کی مختصر رپورٹ

بقیہ صفحہ نمبر ۶

اعلان فرمایا کہ اسلام کی فیصلہ کن فتح اور اس کے کامل غلبہ کے دن قریب ہیں۔ حضور انور کے اس روح پرور خطبہ کا ترجمہ ساتھ ساتھ مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب لوکل زبان میں کرتے رہے۔

خاکسار یہ ذکر کرنا بھول گیا کہ حضور انور نے اپنے خطبہ میں غانا میں سب سے زیادہ سمجھی جانے والی زبان AKAN میں جب "اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنی برکات نازل فرمائے" سامعین کی زبان میں فرمایا تو ممبران نے جو خوشی سے باغ باغ ہو رہے تھے بیک آواز آمین کہا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضرت اقدس نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائی جس میں دس بارہ ہزار احباب نے شرکت کی۔

ملاقات جماعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے عیسائی پادریوں، پیرامائونٹ چیفس اور چیفس وغیرہ کو ملاقات کا موقع دیا اور اس کے بعد دو تین گھنٹے متواتر کھڑے ہو کر جماعت کے تمام مردوں اور بچوں کو جو ہزاروں کی تعداد میں تھے، مصافحہ کا موقع دیا۔ یہ عجیب نظارہ تھا کہ ممبران کے علاوہ غیر از جماعت افراد عیسائی اور مشرکین تعلیم یافتہ سرکاری افسران اور عوام لمبی قطاروں میں حضرت اقدس سے مصافحہ کرنے کے لئے بے تابی سے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔

احمدی ممبران نے جہاں خود حضور انور سے مصافحہ کرنے کی برکت حاصل کی وہاں اپنے چھوٹے ننھے بچوں کو جو ایک ایک دو دو ماہ کے تھے ان کو بھی حضور انور کی برکات کے حصول کے لئے حضور اقدس کے ہاتھوں میں پکڑا دیا۔ اور یہ آسمانی آقا اپنے روحانی فرزندوں کو مسکراہٹ سے اٹھائے ان کو دعائیں دے رہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لا رہا تھا جس نے ہزاروں میل دور اس قسم کے دلدادے احمدیت کو عطا فرمائے ہیں۔

سالٹ پانڈ مرکز کی ملاقات کا طرۂ امتیاز یہ بھی تھا کہ یہاں قرآنی ارشاد کے مطابق ممبران حسب توفیق حضرت اقدس کی خدمت میں ملاقات کرتے وقت کچھ نہ کچھ نذرانہ بھی اظہار عقیدت کے طور پر پیش کرتے جاتے تھے۔ جو سینکڑوں نئی سیڈیز ملکی سکہ میں اکٹھا ہوا اور حضور انور نے تمام کا تمام جماعت غانا کے چندہ میں شامل کرنے کے لئے خاکسار کے سپرد کر دیا۔

جب سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ مردوں سے مصافحہ و ملاقات فرما رہے تھے تو عورتوں سے جو مردوں سے بہر حال زیادہ تھیں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ ملاقات فرما رہی تھیں۔ اور اس طرح مستورات کے جذبات محبت اور شوق زیارت کو پورا فرما رہی تھیں۔ مستورات نے بھی حسب توفیق ملاقات کے وقت حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں نذرانہ کی رقوم پیش فرمائیں جو سیدہ بیگم صاحبہ نے تمام کی تمام جماعت غانا کے چندہ میں پیش فرما دی۔

ظہرانہ

نماز جمعہ و عصر نیز ہزاروں افراد سے ملاقات کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور تین بجے کے بعد دوپہر کا کھانا کھایا جس کے بعد وسطی و مغربی ریجنز کی جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے حضرت اقدس ایدہ اللہ، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر اور سیدہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں بعض تحائف پیش کئے گئے۔

اس موقع پر زنانہ میں خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کی تعلیم القرآن کلاس کی طالبات نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی سنائیں۔ نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام عربی کے چند اشعار بھی قصائد احمدیہ سے سنائے۔

روانگی برائے اکرا

شام سے قبل ۴½ بجے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سالٹ پانڈ سے اکرا کے لئے روانہ ہوئے تو پھر احباب جماعت سڑک کے دونوں طرف اپنے روحانی آقا کو الوداع کہنے کے لئے کھڑے تھے اور پھر اسلامی نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔

بنیاد مسجد احمدیہ Gomoa Mangoasi

سالٹ پانڈ سے واپس اکرا جاتے ہوئے Winneba جنکشن سے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ پروگرام کے ماتحت Agona Swedru کو جانے والی سڑک پر جنکشن سے سات آٹھ میل پر Gomoa Mangoasi مقام پر تشریف لے گئے جہاں احباب جماعت ہزاروں کی تعداد میں حضور انور کے استقبال کے لئے جمع تھے اور حضور انور کی آمد پر اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

یہاں کی جماعت نے بھی مسجد احمدیہ سالٹ پانڈ کی طرز تعمیر پر مسجد کا نقشہ بنا کر تمام جگہ کنکریٹ وغیرہ سے پُر کی ہوئی تھی۔ یہاں پہنچ کر حضور انور نے بنیادی کتبہ ایک کونے پر نصب فرمایا جس کے بعد ایک لمبی دعا فرمائی جس میں ہزاروں افراد شریک ہوئے۔

اس مختصر سی تقریب کے بعد حضور انور نے تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور آپ مع دیگر افراد قافلہ اکرا کے لئے روانہ ہوئے۔ اور شام کے سات بجے اکرا پہنچ گئے۔

پریس کانفرنس اکرا

مورخہ ۲۵ بروز ہفتہ صبح دس بجے ایمبسڈر ہوٹل کے ایک ہال میں جو کانفرنس روم کہلاتا ہے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ نمائندگان پریس، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے سوالات کے جوابات دئے۔ تمام نمائندگان حضرت اقدس ایدہ اللہ کی نورانی شخصیت، وسعت علم اور اسلامی تعلیم کی برتری اور اس کی مقبولیت کے متعلق حضور انور کے وثوق اور یقین کے متعلق بہت متاثر ہوئے۔ اور ریڈیو اور اخبارات میں پریس کانفرنس کی خبر شائع ہوئی۔

اجلاس ایگزیکٹو کونسل جماعتہائے احمدیہ غانا

پریس کانفرنس کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کی معیت میں جماعت احمدیہ غانا کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبران سے کانفرنس روم میں ہی خطاب فرمایا۔ جس میں مغربی افریقہ میں براڈکاسٹنگ سٹیشن قائم کرنے کے عظیم منصوبے کا بھی اعلان فرمایا اور اس کی تفصیل بتائی۔ کہ کس طرح تین مراحل میں یہ عظیم منصوبہ تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے لئے اپنی تکمیل کو پہنچے گا۔ حضرت اقدس نے نائیجیریا میں مزید سیکنڈری سکول اور احمدیہ مسلم بنک کے قیام کے منصوبہ کا بھی ذکر فرمایا۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک

غانا میں تبلیغی و تعلیمی مساعی کو تیز کرنے کے سلسلہ میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیس ہزار نئی سیڈیز کے ریزرو فنڈ کا اعلان فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس فنڈ کے لئے آپ کو یکصد احمدیوں کی ضرورت ہے جو دو سو نئی سیڈیز فی کس چھ ماہ یا سال کے اندر ادا کریں۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں سب سے پہلے حصہ لینے کے لئے وعدہ کرنے والے الحاج الحسن عطار یعنی ریجنل چیئرمین جماعت احمدیہ اشانٹی ریجن ہیں۔ جو اجلاس میں بطور ممبر موجود تھے۔

حضرت اقدس کی تحریک پر ممبران ایگزیکٹو کونسل میں سے مندرجہ ذیل ممبران نے اجلاس میں ہی اس تحریک میں شمولیت کے لئے نام لکھوائے:-

1- Alhaj Muhammad W. E. Arthur
2- Alhaj Muhammad Tahir Aryee
3- Mr J. G. Easa
4- Mr Abdullah Nasir
5- Mr Usman Bin Adam
6- Mr Ismail B.K. Addo
7- Mr Abdullah Ishaqa
8- Alhaj Mumtaz Beg Arthur
9- Alhaj Mahmud Cofie
10- Mr Shahid Ahmad Qureshi
11- Mr Haroon Bin Muhammad

مکرم عبد اللہ اسحٰق صاحب اور الحاج ممتاز بیگ آرتھر گزشتہ ایگزیکٹو کونسل کے ممبر نہیں تھے۔ لیکن حضرت اقدس نے جو نئی کونسل نامزد فرمائی اس میں دونوں احباب شامل ہیں۔ مکرم الحاج محمود کوفی۔ مکرم شاہد احمد صاحب قریشی اور مکرم ہارون بن محمد بھی کونسل کے ممبران نہیں لیکن انہوں نے تحریک میں نام لکھوائے ہیں الحاج محمود کوفی نے اپنا دو صد نئی سیڈیز کا وعدہ ادا بھی کر دیا ہے۔ اور مکرم برہان بن محمد بھی نے پچیس نئی سیڈیز کی پہلی قسط ادا کر دی ہے۔

ایگزیکٹو کونسل کے اس اجلاس میں حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ جنوری میں سالانہ کانفرنس غانا کے موقع پر ایگزیکٹو کونسل کا انتخاب بعض وجوہ کی بنا پر میرے دورہ تک ملتوی کر دیا گیا تھا اور چونکہ اب تمام جماعت کا انتخاب کیلئے جمع ہونا مشکل ہے لہٰذا آپ جنوری ۷۱ء میں منعقد ہونے والی سالانہ کانفرنس تک کے عرصہ کیلئے نئی ایگزیکٹو کونسل نامزد فرمائیں گے۔ حضور نے گزشتہ ایگزیکٹو کونسل کے ممبران خصوصاً الحاج محمد آرتھر کی خدمات کی قدر کرنے کی طرف توجہ دلائی اور ان کی خدمات کے سلسلہ میں اب جبکہ وہ نامزد ایگزیکٹو میں مقرر نہیں کئے گئے حضور انور نے انہیں الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی تحفہ دی۔ اور ان کی انگلی میں پہناتے ہوئے ان سے معانقہ کیا اور رخسار پر بوسہ دیا۔

اجلاس کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کار میں سوار ہوئے اور یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پائی

(باقی آئندہ)

اذکروا موتاکم بالخیر

والدِ محترم مولوی سید حسام الدین احمد صاحب مرحوم!

میرے والد صاحب جناب سید حسام الدین احمد صاحب (کٹکی) مرحوم ۱۸۸۹ء کے اوائل میں پیدا ہوئے اور ۲۱ر اپریل ۱۹۷۰ء کو اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۹۱۳ء میں پہلی مرتبہ قادیان تشریف لے گئے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ کی معیت میں رہ کر آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ بعد ازاں وہ کٹک کمشنری میں کام کرنے لگے۔ لیکن جب گاندھی جی نے عدم تعاون کی تحریک انگریزوں کے خلاف ۱۹۲۱ء میں چلائی تو آپ بھی اس رَو میں بہہ گئے اور استعفیٰ دے کر وطن یعنی سونگھڑہ میں چلے آئے۔ پھر جناب مولوی سید ضیاء الحق صاحب مرحوم کی کوشش سے جو کہ اس وقت صوبہ بہار اور اڑیسہ کے انسپکٹر آف سکول تھے، جمشید پور میں ٹاٹا کمپنی کے سکول میں بطور ماسٹر بحال ہوئے۔ نومبر ۱۹۲۳ء سے لے کر مئی ۱۹۵۳ء تک جمشید پور میں مقیم رہے۔ اور ۲۹ سال کام کرنے کے بعد ریٹائر ہوئے۔ ۳۹ء سے ۴۶ء تک چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم برادرِ خورد جناب چوہدری ظفراللہ خان صاحب جو کہ اس وقت جماعتِ احمدیہ جمشید پور کے امیر تھے اس زمانہ میں چوہدری صاحب مرحوم ہمارے گھر میں روزانہ قرآن کریم کا درس دیتے تھے اور قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں والد صاحب مرحوم نے محنت و مشقت کے ساتھ قرآنی علوم سیکھے۔

چوہدری صاحب مرحوم کے پاکستان چلے جانے کے بعد جماعت کے احباب کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانا شروع کیا اور بفضلہٖ تعالیٰ کئی لوگوں نے آپ کی ذات سے قرآنی علم سیکھا اور فائدہ اٹھایا۔ جمشید پور میں قیام کے دوران متعدد جماعتی عہدوں پر رہ کر جماعت کی خدمت بجا لاتے رہے اور بعد میں جب ملازمت سے فارغ ہو کر وطن تشریف لے گئے تو وہاں پر بھی آپ نے بحیثیت سیکرٹری ضیافت وامین بہت دنوں تک کام کیا۔ وصال سے ۲ سال قبل تک آپ سونگھڑہ کی جماعت کے امیر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ جب بھی کوئی احمدی دوست مرکز سے تشریف لاتے انہیں ضرور اپنے گھر میں مدعو کرتے اور اس بات سے خوشی محسوس کرتے کہ آپ نے مرکزی نمائندہ کی ضیافت کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ سونگھڑہ کی جماعت کے امیر تھے تو اس وقت آپ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ دنیاوی زندگی میں روپیہ کمانے کی کوشش تو کی مگر اب آخری وقت میں کچھ دین کی خدمت بھی کرنی چاہیئے اسی جذبہ کے تحت آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا اڑیہ زبان میں ترجمہ کرنا شروع کیا۔ اور کتاب کشتیٔ نوحؑ کا ترجمہ کیا اور پھر بعد میں حضورؑ کی ایک اور کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی اور چند چھوٹے چھوٹے دیگر مفید رسالہ جات کا بھی اڑیا زبان میں ترجمہ کیا جو فی الحال فنڈ کے نہ ہونے کے سبب شائع نہ ہو سکے۔ اور امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے پاس بطور امانت رکھے ہوئے ہیں۔ آپ موصی بھی تھے لہذا آپ کو سونگھڑہ کے احمدیہ قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کے درجات کو بلند کرے اور ہم پسماندگان کو توفیق دے کہ ہم صحیح معنوں میں احمدی بن کر ان کی رُوح کو خوش کر سکیں۔ اور صحیح معنوں میں صدقہ جاریہ بن سکیں آمین ثم آمین۔

خاکسار: سید ہمام الدین احمد عفی عنہ
جمشید پور

درخواست ہائے دُعا

★ــــ مکرم ایم۔ ایچ۔ رحمان صاحب بکنگ کلرک شکوہ آباد مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنے بچوں کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

امیر مقامی قادیان

★ــــ میرے بھانجے عزیزم ساجد احمد قریشی نے امسال کیمیکل انجنیئرنگ کا امتحان دیا ہوا ہے۔ نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے جملہ احباب و بزرگان کی دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: مسعود احمد قریشی
"نشیمن" شاہجہانپور (یو۔پی)

عہدیداران جماعت احمدیہ اودے پور کٹیا (یو۔پی)

(۱)۔ مکرم عبد القدیر خان صاحب — سیکرٹری تعلیم و تربیت۔
(۲)۔ مکرم محمود احمد صاحب — سیکرٹری مال۔
(۳)۔ مکرم اچھن خان صاحب — سیکرٹری تبلیغ۔
(۴)۔ مکرم محمد بشیر خان صاحب — معلم وقفِ جدید و معاون سیکرٹری تبلیغ۔

ناظر اعلیٰ قادیان

عہدیداران جماعت احمدیہ بھرت پور (بہار)

(۱) پریذیڈنٹ — مکرم شیخ زین العابدین صاحب۔
(۲) سیکرٹری مال — مکرم شیخ محمد اکرم صاحب۔

ناظر اعلیٰ قادیان

اِعلاناتِ نکاح

برادرم مکرم فضل رب عمر صاحب کی دختر نیک اختر عزیزہ امۃ الجمیل سلمہا اللہ کا نکاح ہمراہ مکرم امام العارفین صاحب خلف مولوی عبد النعیم صاحب مرحوم ساکن مونگھیر (بہار) سے بعوض تین ہزار روپیہ (-/۳۰۰۰) حق مہر خاکسار نے مورخہ ۱۷ر مئی ۱۹۷۰ء کو کلکتہ میں پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے۔ اور یہ نکاح مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ آمین ثم آمین۔

مکرم فضل رب عمر صاحب نے اِس نکاح کی خوشی میں مبلغ دس روپیہ اعانت "بدر" کے لئے دیئے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: شریف احمد امینی
مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم کلکتہ۔

ـــــ (۲) ـــــ

مکرمہ سیدہ صوفیہ خانم عرف منعمہ خاتون صاحبہ ایم۔ اے لیکچرار زنانہ کالج برہم پور بنت مکرم مولوی سید شمس الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی کٹک کا نکاح مکرم صلاح الدین صاحب عابد بی۔ اے۔ بی۔ ای۔ ڈی۔ ابن مکرم واعظ اللہ خان صاحب آف کیرنگ کے ساتھ مبلغ پانچہزار پانچ روپے حق مہر پر بمقام پٹھا پور کٹک بتاریخ ۲۵ر ہجرت مطابق ۲۵ر مئی ۱۹۷۰ء کو مکرم سید بدرالدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید قادیان نے پڑھایا۔ اس تقریب میں احمدی وغیر احمدی شرفاء و معززین کے علاوہ ہندو معززین بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ مکرم مولوی صاحب نے خطبہ نکاح میں مؤثر رنگ میں نکاح کی افادیت کو واضح کیا جو سامعین کیلئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوُا۔ فجزاھم اللہ۔

احباب کرام دُعا فرماویں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اسلام و احمدیت کے لئے اور دونوں خاندانوں کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور انجام نیک کرے آمین۔

خاکسار: سید عبد القدیر
پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کٹک۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم سید منظور احمد صاحب عاقل درویش قادیان کو مورخہ ۳ر جون ۱۹۷۰ء بوقت چھ بجے شام اولادِ نرینہ سے نوازا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیز نومولود کا نام "طاہر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر)

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر انسپکٹر بیت المال

جماعت ہائے احمدیہ یو-پی، بہار، کلکتہ کی مندرجہ ذیل جماعتوں کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیرؔ انسپکٹر بیت المال مورخہ ۷۰-۶-۱۶ کو چندہ جات کی وصولی اور حسابات کی چیکنگ کے لئے قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ نظارت ہذا کی طرف سے انہیں بذریعہ مرکزی رسید بُک سیکرٹریانِ مال سے نقد وصولی کا اختیار دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ عہدیدارانِ جماعت وجملہ احباب جماعت ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

انچولی میرٹھ۔ انبیٹھہ۔ پُرقاضی۔ بیجوپورہ۔ امروہہ۔ سردار نگر۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ اودے پور کٹیا۔ لکھنؤ۔ کانپور۔ راٹھ۔ مکرا۔ مودھا۔ چیرگاؤں۔ صالح نگر۔ ننگلہ گھنو۔ علی پور کھیڑہ۔ ساندھن۔ جے پور۔ لکھنؤ۔ گونڈہ۔ فیض آباد۔ بنارس۔ بھدوہی۔ آرہ۔ پٹنہ۔ مظفر پور۔ اورین۔ مونگھیر۔ بھاگلپور۔ برہ پورہ۔ خانپور ملکی۔ بلاری۔ آرٹھا۔ رانچی سملیہ۔ جمشید پور۔ چائے باسہ۔ موسیٰ بنی مائنز۔ کلکتہ۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

تبلیغِ اسلام کیلئے مزید واقفین کی ضرورت

تبلیغِ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے اور جملہ مسلمانوں میں تعلیم وتربیت کے کام کو وسیع کرنے کے لئے وقفِ جدید کے ذریعہ جو کام ہو رہا ہے اس میں مزید توسیع کے لئے ایسے نوجوان یا ادھیڑ عُمر کے واقفین کی ضرورت ہے جن میں خدمتِ دین کا شوق ہو۔ اور اسلامی تعلیم سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اور مرکز کے حکم پر ہندوستان کے کسی بھی علاقہ میں کام کرنے کو تیار ہوں۔

منظور کردہ معیار کے مطابق ایسے احباب میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہوں۔ اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ وقف منظور ہونے پر کچھ عرصہ مرکز میں ٹریننگ میں کامیاب ہونے پر ۹۰-۴-۱۳۰ کے گریڈ میں ماہوار گذارہ دیا جائے گا۔

جو احباب خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف تعلیمی اور خدمتِ سلسلہ کے سابق تجربہ کے صدر جماعت یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔

مہربانی کر کے امراء وصدر صاحبان، مبلغین اور معلمین کرام بھی اپنی اپنی جماعتوں میں وقف کے لئے دوستوں کو تحریک کریں۔ اور تبلیغِ اسلام کے کام کی اہمیت بتا کر خاص طور پر پڑھے لکھے نوجوانوں کو اس خدمت کے لئے آمادہ کریں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طالب علم کی
پنجاب پرائمری سکول سکالرشپ اگزامینیشن میں کامیابی

قادیان۔ ۸ر احسان۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سلسلہ کی ابتدائی اور قدیمی درسگاہ ہے۔ جماعت کے محدود اقتصادی بجٹ کے باوجود اس درسگاہ کو ہمیشہ یہ امتیاز حاصل رہا ہے کہ جہاں اس سکول میں زیرِ تعلیم احمدی طلباء ابتدائی دینی تعلیم سے بہرہ ور ہوتے ہیں وہاں بورڈ اور یونیورسٹی کی سطح پر دیگر امتحانات میں بھی اس کا معیار بلند رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں محکمہ تعلیم پنجاب کی طرف سے پنجاب پرائمری سکول سکالرشپ کا جو امتحان لیا گیا اس میں سکول ہذا کے طالب علم عزیزم عبدالمومن ابن مکرم سید عبدالمصور صاحب نے امتیازی نمبروں سے کامیاب ہو کر وظیفہ حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ اس امتیاز کو عزیز مذکور اور سکول کے حق میں بابرکت کرے۔ اور اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کے لئے بطور پیش خیمہ بنائے آمین۔

(ایڈیٹر مجاہد)

جلسہ ہائے یومِ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و یومِ خلافت

نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان کے اعلانات کی روشنی میں گذشتہ ماہ ہجرت (مئی) کی ۱۸ر اور ۲۷ر تاریخ کو مختلف جماعتوں کی طرف سے علی الترتیب جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جلسہ ہائے یومِ خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ بعض جماعتوں نے اپنی کارگذاری کی رپورٹیں بغرضِ اشاعت ادارہ بدر کو بھی بھجوائیں۔ مگر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ مغربی افریقہ ویورپ کی رُوح پرور تفصیلات کی اشاعت کے پیشِ نظر اخبار میں اتنی گنجائش نہ نکل سکی کہ ان رپورٹوں کا خلاصہ بھی شائع کیا جا سکتا۔ جس کا غالباً جماعتوں کو بھی بخوبی احساس ہوگا۔ لہٰذا اس معذرت کے ساتھ ادارہ بدر دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کی مساعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶-مینگولین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبر { 23-1652 / 23-5222 }　تار کا پتہ { "Autocentre" }

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★ آفس و فیکٹری: ۱۰- پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵　فون نمبر ۲۴-۳۲۷۲

★ شو رُوم: ۳۱/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱　فون نمبر ۳۴-۰۴۰۱

★ تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "Globe Export"

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ ۱ — اطلاع مظہر ہے کہ آپ تسلی بخش طور پر صحت یاب ہو رہے ہیں الحمد للہ۔ واضح ہو کہ محترم صاحبزادہ صاحب کافی دنوں سے پیٹ میں تکلیف کے باعث تشویشناک طور پر علیل رہے ہیں اور راولپنڈی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بتاریخ ۱۵ر مئی پیٹ کا اپریشن ہوا جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا انتڑی کی رکاوٹ دور ہوگئی اور انڈے جتنی پتھری نکلی جس کے بعد کمزوری زیادہ ہوگئی تاہم اب خدا کے فضل سے حالت تسلی بخش ہے۔ کامل صحت کیلئے احباب دعا فرمائیں۔